Postal Reg. No. PB\0258\2002

بسمِ اللّٰہِ الرّحمٰنِ الرَّحِیم   نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیم   وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَ کُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 51

شمارہ 37

ہفت روزہ

بدر

قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ £ یا
40 امریکن ڈالر
بذریعہ بحری ڈاک
10 پونڈ £

3 رجب 1423 ہجری 11 تبوک 1381 ہش 11 ستمبر 2002ء

اخبار احمدیہ

قادیان 7 ستمبر 2002ء (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔

کل حضور پُرنور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی صفت نور کی بصیرت افروز تشریح بیان فرمائی۔

پیارے آقا کی صحت و سلامتی، کامل شفایابی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کے لئے احباب دعائیں جاری رکھیں۔

بدظنی کے ذریعہ بھی انسان ہلاک ہوتا ہے اور تمام باطل پرست بدظنی سے گمراہ ہوئے ہیں

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ایک دفعہ ہی میرے دل میں ڈالا گیا کہ اصول جرائم بھی سات ہی ہیں اور نیکیوں کے اصول بھی سات۔ بہشت کا جو آٹھواں دروازہ ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت کا دروازہ ہے۔

دوزخ کے سات دروازوں کے جو اصول جرائم سات ہیں ان میں سے ایک بدظنی ہے بدظنی کے ذریعہ بھی انسان ہلاک ہوتا ہے اور تمام باطل پرست بدظنی سے گمراہ ہوئے ہیں۔

دوسرا اصول تکبر ہے کہ تکبر کرنے والا اہل حق سے الگ رہتا ہے اور اسے سعادتمندوں کی طرح اقرار کی توفیق نہیں ملتی۔

تیسرا اصول جہالت ہے اور یہ بھی ہلاک کرتی ہے۔

چوتھا اصول اتباع ہوا ہے۔

پانچواں اصول کورانہ تقلید ہے۔

غرض اسی طرح پر جرائم کے سات اصول ہیں اور یہ سب کے سب قرآن شریف سے مستنبط ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے ان دروازوں کا علم مجھے دیا ہے۔ جو گناہ کوئی بتائے وہ ان کے نیچے آجاتا ہے۔ کورانہ تقلید اور اتباع ہویٰ کے ذیل میں بہت سے گناہ آتے ہیں۔

جنت کی نعماء

اسی طرح ایک دن میں نے بیان کیا کہ دوزخیوں کیلئے بیان کیا گیا ہے کہ ان کو زقوم کھانے کو ملے گا اور بہشتیوں کو اس کے بمقابل دودھ اور شہد کی نہریں اور قسم قسم کے پھل بیان کئے گئے ہیں۔ اس کا کیا سر ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ یہ دونوں باتیں بالمقابل بیان ہوئیں ہیں۔ بہشت کی نعمتوں کا ذکر ایک جگہ کر کے یہ بھی فرمایا ہے: کُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقاً قَالُوْا هٰذَا الَّذِیْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهاً (البقرة: ۲۶) تو اس میں رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ سے یہ مراد نہیں کہ دنیا کے آم خربوزے اور دوسرے پھل اور دنیا کا دودھ اور شہد اُن کو یاد آجائے گا نہیں بلکہ اصل یہ ہے کہ مومن جو اخلاص اور محبت کے ساتھ خدا تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں اور اس ذوق شوق سے جو لذت انکو محسوس ہوتی ہے تو بہشت کی نعمت اور لذت کے حاصل ہونے پر وہ لذت انکو یاد آجائے گی کہ اس قسم کی لذت بخش نعمتیں ہمارے رب سے پہلے بھی ملتی رہی ہیں۔ چونکہ بہشتی زندگی اسی عالم سے شروع ہوتی ہے اس لئے ان نعمتوں کا ملنا بھی یہیں سے شروع ہو جاتا ہے۔ ورنہ بہشت کی نعمتوں کے بارے میں

باقی صفحہ (4) پر ملاحظہ فرمائیں

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی

صحت کے متعلق تازہ اطلاع

احباب دعاؤں اور صدقات کے سلسلہ کو جاری رکھیں

لنڈن-6 ستمبر (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی صفت نور کے متعلق اپنے خطبہ جمعہ کے تسلسل کو جاری رکھا اور نماز جمعہ پڑھائی۔

حضور انور کی صحت کے متعلق محترم چودھری حمید اللہ صاحب وکیل الاعلیٰ ربوہ کی طرف سے مورخہ 3 ستمبر کو آمدہ اطلاع کے مطابق:

''حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کچھ عرصہ سے کمزوری اور چکر محسوس فرما رہے ہیں۔ طبی ماہرین کے مشوروں کے مطابق علاج جاری ہے۔ باوجود جسمانی کمزوری کے حضور بفضلہ تعالیٰ روزمرہ کے جماعتی امور باقاعدگی سے جاری رکھے ہوئے ہیں۔ مسجد فضل لندن میں تشریف لا کر نمازیں پڑھا رہے ہیں۔''

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شفائے کاملہ عاجلہ کیلئے دعاؤں اور صدقات کے سلسلہ کو جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے امام کو مکمل شفا عطا فرمائے۔ آپ کے مقاصد عالیہ اور مہمات دینیہ میں فائز المرامی بخشے اور حضور انور کے دور سعید میں اسلام کو عالمگیر روحانی غلبہ نصیب ہو۔ آمین۔

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان::

صدی کا سب سے خوفناک قحط!

(قسط-4-آخری)

گزشتہ گفتگو تک ہم بعض سابقہ مذہبی مقدس کتب کے حوالہ جات سے یہ ثابت کر چکے ہیں کہ مسیح موعود اور موعود اقوام عالم کی آمد پر اس کے انکار واستہزاء کی وجہ سے دنیا میں طرح طرح کے عذابوں کا آنا مقدر تھا۔ اسی طرح قرآن مجید سے مختلف عذابوں کی اقسام کا تذکرہ بھی ہو چکا ہے۔ آج کی گفتگو میں ہم مذہب اسلام کے حوالہ سے اس امر پر کسی قدر روشنی ڈالتے ہیں۔ قبل ازیں بھی ہم ذکر کر چکے ہیں کہ قرآن مجید میں اس تعلق میں ارشاد ربانی ہے کہ:

وَاِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اَوْ مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِيْدًا كَانَ ذٰلِكَ فِى الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا (بنی اسرائیل:57)

یعنی قرب قیامت سے قبل جو زمانہ مسیح موعود ہے کوئی بستی ایسی نہیں بچے گی جسے اس موعود امام کے انکار و تکذیب واستہزا کے باعث ہم ہلاک نہیں کریں گے یا اس کو سخت عذاب کی لپیٹ میں نہ لیں گے یہ باتیں کتب مقدسہ میں لکھی موجود ہیں جو اب قرآن مجید میں بھی بیان ہو رہی ہیں۔

اس امر کا ثبوت کہ جو تباہی آئی ہے وہ انسانوں پر خدا کی طرف سے آنے والے مامور کی تکذیب کے نتیجہ میں ہے اس کی ایک بڑی نشانی یہ ہوتی ہے کہ وہ عذاب ایک تو پے در پے آتے ہیں اور دوسرے ہر نیا عذاب اور نئی تباہی پہلے عذاب سے بڑا اور وسیع تر ہوتا ہے قرآن مجید میں اس کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَا نُرِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ اِلَّا هِىَ اَكْبَرُ مِنْ اُخْتِهَا وَ اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ (الزخرف:49)

کہ ہم عذاب کی شکل میں کوئی نشان ان کو ایسا نہیں دکھاتے مگر وہ اپنے پہلے نشان سے ہر اعتبار سے بڑا ہوتا ہے اور ہم ان کو عذاب سے اس لئے پکڑتے ہیں تا کہ وہ حق کی طرف رجوع کریں۔

پھر قرآن مجید میں آخری زمانہ میں آنے والے عذابوں کے متعلق ایک نشانی یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ عذاب پر عذاب آئے گا اور متواتر آئے گا چنانچہ فرمایا:

يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۙ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ (نازعات آیت 7-8)

کہ سخت قسم کے عذابوں اور ایسی ہلاکتوں کا سلسلہ شروع ہوگا کہ دنیا کانپ جائے گی اور ابھی ایک تباہی ختم نہ ہوگی کہ دوسری اس کے پیچھے منہ کھولے کھڑی ہوگی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موعود امام کے وقت آنے والے عذابوں کی نوعیت بیان فرماتے ہوئے مختلف مواقع پر فرمایا کہ اس کی آمد پر آنے والے عذاب مختلف شکلوں میں ہوں گے۔

شدید زلزلے آئیں گے۔ جنگیں ہوں گی۔ قومیں پر قومیں چڑھائیاں کریں گی۔ طرح طرح کی اذیتناک اور لاعلاج بیماریاں پھیلیں گی جن میں طاعون اور ایڈز جیسی بیماریاں شامل ہیں۔ اچانک اور کثرت سے اموات کا سلسلہ شروع ہوگا۔ فصلوں کا شدید نقصان ہوگا۔ قحط سالی ہوگی۔ سیلاب آئیں گے وغیرہ۔

اگر ان تمام احادیث کو یہاں لکھا جائے جن کا مختلف کتب احادیث میں تذکرہ موجود ہے اور گزشتہ چودہ سو سالوں میں بزرگان امت اپنی کتب میں جن کے متعلق پہلے سے روشنی ڈالتے چلے آئے ہیں تو یہ مضمون بہت طویل ہو جائے گا۔

اس موقع پر ہم صرف ایڈز کے عذاب سے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم الشان پیشگوئی کا ذکر کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا:

”لَمْ تَظْهَرِ الْفَاحِشَةُ فِىْ قَوْمٍ قَطُّ حَتّٰى يُعْلِنُوْا بِهَا اِلَّا فَشَا فِيْهِمُ الطَّاعُوْنُ وَالْاَوْجَاعُ الَّتِىْ لَمْ تَكُنْ مَضَتْ فِىْ اَسْلَافِهِمْ مَضَوْا“

(سنن ابن ماجه كتاب الفتن باب العقوبات)

ترجمہ:: ہر وہ قوم جس میں فحش (بے حیائی) ظاہر ہوا اور وہ پھر فخریہ اس کا اعلان کرے (جیسا کہ آج کل ٹیلیویژن اور دیگر ذرائع سے ہو رہا ہے) اور اس پر عمل کرے تو اللہ تعالیٰ ان میں ایک قسم کی طاعون اور تکلیف دہ بیماری ظاہر کریگا جو کہ کبھی ان کے باپ دادوں نے نہیں دیکھی ہوگی۔

اس دور میں ظاہر ہونے والی ایڈز کی بیماری درحقیقت ایسی ہی بیماری ہے کہ گزشتہ لوگوں نے تو کیا اس دور کے لوگوں نے بھی آج سے پندرہ سال قبل اس کے متعلق نہیں سنا تھا۔

اس طرح بطور پیشگوئی ایڈز کی بیماری کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب اس دور میں بے حیائیاں اپنی انتہا کو پہنچ جائیں گی تو اللہ تعالیٰ ایسی بیماری کو ظاہر فرمائے گا جس کا تعلق ”نغف“ سے ہوگا۔

(مسلم باب ذکر الدجال حدیث حضرت نواس بن سمعانؓ)

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد امام جماعت احمدیہ نے مسلم ٹیلیویژن احمدیہ سے ٹیلی کاسٹ کئے جانے والے اپنے ایک رمضان المبارک کے درس القرآن میں اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ نغف عربی میں کیڑوں کو اور ریڑھ کی ہڈی کے دونوں طرف ابھرے ہوئے LYMPHATIC CAPILLARIES کو بھی کہتے ہیں

چنانچہ ماہر ڈاکٹر آج اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ ایڈز کے نتیجہ میں LYMPHATIC CAPILLARIES میں سوجن پیدا ہو جاتی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایڈز کے متعلق واضح طور پر خبر دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ یہ بیماری حضرت امام مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں بے حیائیوں کے نتیجہ میں پیدا ہوگی اور آپ نے اس کا نام ”موت ابیض“ بھی بیان فرمایا تھا۔ چنانچہ بحار الانوار کی ایک حدیث ہے:

قُدَّامَ الْقَائِمِ مَوْتَتَانِ مَوْتٌ اَحْمَرُ وَ مَوْتٌ اَبْيَضُ حَتّٰى يَذْهَبَ مِنْ كُلِّ سَبْعَةٍ خَمْسَةٌ (بحار الانوار صفحه 156 واكمال الدين المطبع الحيدريه النجف صفحه 615)

ترجمہ:: حضرت مہدی علیہ السلام کے زمانہ میں (عذاب کے طور پر) دو موتیں ظاہر ہوں گی سرخ موت اور سفید موت یہاں تک کہ ہر سات آدمی میں سے پانچ مر جائیں گے۔

یہاں موت ابیض سے مراد خون کے سفید خلیے W.B.Cs ('White Blood Corpuscles) کی موت ہے۔ اور یہ موت ایڈز کے وائرس کے نتیجہ میں ظاہر ہوتی ہے چونکہ W.B.Cs کا تعلق قوت مدافعت سے ہے اور جب وہ مکمل طور پر تباہ ہو جاتے ہیں تو ایڈز میں مبتلا انسان کی قوت مدافعت مکمل طور پر ختم ہو جاتی ہے۔ پس ایڈز کے عذاب اور دیگر عذابوں کی مکمل تفصیلات احادیث شریفہ اور بزرگان اسلام کے لٹریچر میں موجود ہیں احادیث میں ان عذابوں کے متعلق فرمایا ہے کہ جب دنیا کثرت سے بے حیائی فحاشی بدکاری اور ظلمت وضلالت اور گناہوں کے گھٹاٹوپ بادلوں کے نیچے آجائے گی تب ان پے در پے اور شدید عذابوں کا سلسلہ ہوگا۔ چنانچہ اس تعلق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ آخری زمانہ میں:

زنا اور بے حیائی کی کثرت ہو جائے گی اور لوگ اس پر فخر کریں گے عورتیں مردوں کا لباس پہنیں گی۔ کاروبار کثرت سے عورتوں کے ہاتھ میں چلا جائے گا۔ شراب بکثرت پی جائے گی لوگ اپنے ماں باپ کی عزت نہیں کریں گے۔ معاشرے میں جھوٹ بددیانتی اور رشوت کی بیماریاں اس کثرت سے پھیل جائیں گی کہ لوگ ان کو برائیاں سمجھیں گے ہی نہیں۔

فرمایا تھا کہ ایسے خطرناک وقتوں میں عذابوں کا سلسلہ شروع ہوگا اور لگاتار اور مسلسل اور شدید سے شدید تر ہوتا چلا جائے گا۔ پس نہ صرف اسلام میں بلکہ دیگر مذاہب میں بھی حضرت امام مہدی علیہ السلام کے زمانے میں طرح طرح کے عذابوں اور ہلاکتوں کا تذکرہ ملتا ہے۔

اس اعتبار سے ہمارے ملک میں اگر اس قدر سوکھا پڑا ہے جس کی مثال گزشتہ صدی میں نہیں ملتی یا جرمنی میں ایسا سیلاب آیا ہے جس کی مثال گزشتہ ڈیڑھ سو سال میں نہیں ملتی۔ پے در پے ریکارڈ توڑ زلزلے آرہے ہیں اور آتش فشاں پھٹ رہے ہیں۔ قدرتی آفات کے نتیجہ اور پھر آپسی جنگوں اور فسادات کے نتیجہ میں بھی انسان کیڑوں مکوڑوں کی طرح مر رہے ہیں۔ انسان سخت حیران و پریشان ہے کہ یہ سب کیا ہو رہا ہے تو یقین جانئے کہ یہ سب حضرت امام مہدی علیہ السلام کے انکار اور استہزاء کے نتیجہ میں ہے اور خدا تعالیٰ اپنی طاقت کے مظاہر کو زور آور حملوں کے ساتھ اس لئے ظاہر کر رہا ہے کہ لوگوں نے امام مہدی علیہ السلام کو جھٹلا دیا جسکو جھٹلانے کے نتیجہ میں دنیا طرح طرح کی ہلاکتوں میں مبتلا ہے اور خیر و برکت سے محروم ہو رہی ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان عذابوں کے سلسلہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”یاد رہے کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے پس یقیناً سمجھو کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے ایسا ہی یورپ میں بھی آئے اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے اور بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہونگے اور اس قدر موت ہوگی کہ خون کی نہریں چلیں گی۔ اس موت سے پرند چرند بھی باہر نہیں ہونگے۔ اور زمین پر اس قدر تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی اور اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائیں گے کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین اور آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہوں گی یہاں تک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی۔ اور ہیئت و فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ پر ان کا پتہ نہیں ملے گا تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہوگا کہ یہ کیا ہونے والا ہے؟ اور بہتیرے نجات پائیں گے اور بہتیرے ہلاک ہو جائیں گے وہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہونگی۔ کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے یہ اس لئے کہ نوع انسان نے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں اگر میں نہ آیا ہوتا تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے ظاہر ہو گئے۔ جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے وما كنا معذبين حتى نبعث رسولا (بنی اسرائیل:16) اور توبہ کرنے والے امان پائیں گے اور وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں ان پر رحم کیا جائے گا۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم ان زلزلوں سے امن میں رہو گے یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو؟ ہرگز نہیں انسانی کاموں کا اس دن خاتمہ ہوگا یہ خیال مت کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے۔ میں تو دیکھتا ہوں کہ شاید ان سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے۔

اے یورپ! تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی

باقی صفحہ (15) پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے زمانہ کو تاریکی اور گمراہی میں مبتلا پایا اور اس تاریکی کو دور کرنے اور ضلالت کو ہدایت اور سعادت سے تبدیل کرنے کے لئے ایک سراج منیر فاران کی چوٹیوں پر چمکا یعنی آنحضرت ﷺ مبعوث ہوئے۔

جب امام قائم ظہور پذیر ہوں گے تو زمین اپنے رب کے نور سے منور ہو جائے گی۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ ۲؍اگست ۲۰۰۲ء بمطابق ۲؍ظہور ۱۳۸۱ء ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِرَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِآىْءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَا لشُّهَدَآءِ وَقُضِىَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ﴾ (سورة الزمر:٧٠)

اور زمین اپنے ربّ کے نور سے چمک اٹھے گی اور اعمال نامہ (سامنے) رکھ دیا جائے گا اور سب نبیوں اور گواہی دینے والوں کو لایا جائے گا اور ان کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور وہ ظلم نہیں کئے جائیں گے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو اندھیرے میں پیدا کیا۔ پھر ان پر اپنا نُور ڈالا، پھر جس پر تو یہ نُور پڑ گیا وہ ہدایت پا گیا اور جس پر یہ نُور نہ پڑ سکا وہ گمراہ ہو گیا۔ (ترمذی. کتاب الایمان)

حضرت سفیان بن عوفؓ کہتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ سے سنا کہ ایک روز ہم آنحضرت ﷺ کے پاس موجود تھے تو آپؐ نے فرمایا "غربا کے لئے خوشخبری ہو"۔ آپؐ سے پوچھا گیا کہ اے اللہ کے رسول! وہ کون سے غرباء ہیں؟ آپ نے فرمایا "بُرے لوگوں میں سے صالح لوگ۔ اکثر لوگ ان کی اطاعت کرنے کی نسبت ان کی نافرمانی زیادہ کرتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ ایک اور روز ہم آنحضرت ﷺ کے پاس جمع تھے۔ اس وقت ابھی سورج طلوع ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے روز میری اُمت کے لوگ آئیں گے۔ ان کا نور سورج کی روشنی کی طرح چمک رہا ہو گا۔ ہم نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! آپ کے یہ اُمتی کون ہوں گے۔ آپ نے فرمایا کہ مہاجرین میں سے فقراء جن کے ذریعہ ناپسندیدہ حوادث سے بچا جاتا ہے۔ ان میں سے جب کوئی مرتا ہے تو اس کی بعض حاجات ان کے سینوں میں ہی چھپی رہتی ہیں۔ انہیں دنیا کے کناروں سے جمع کیا جائے گا۔ (مسند احمد بن حنبل)

علامہ ابو عبداللہ قرطبی ﴿وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ زمین کے اشراق سے مراد زمین کا روشن ہو جانا ہے۔ جیسا کہ کہا جاتا ہے "اَشْرَقَتِ الشَّمْسُ اِذَا اَضَاءَ تْ. وَشَرَقَتْ اِذَا طَلَعَتْ" اَشْرَقَتِ الشَّمْسُ اس وقت کہتے ہیں جب وہ روشن ہو جاتا ہے اور شَرَقَتِ الشَّمْسُ اس وقت کہتے ہیں جب وہ طلوع ہو جاتا ہے۔

ضحاک کہتے ہیں کہ بِنُوْرِ رَبِّهَا سے مراد "بِحُكْمِ رَبِّهَا" یعنی "اپنے رب کے حکم سے" کے ہیں اور مراد ایک ہی ہے کہ زمین منور ہو گئی اور روشن ہو گئی اللہ تعالیٰ کے عدل اور اس کے اپنے بندوں میں برحق فیصلے کرنے سے۔

اور ظلم اندھیرے ہیں اور عدل نور ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز ایک نور پیدا فرمائے گا اور اسے زمین کی سطح کو اوڑھا دے گا اس پر وہ اس کی وجہ سے منور ہو جائے گی۔

ابن عبادؔ کہتے ہیں کہ اس آیت میں مذکورہ نور سے مراد شمس و قمر کا نور نہیں بلکہ وہ ایک ایسا نور ہے جسے اللہ تعالیٰ بطور خاص پیدا کرے گا اور اس سے زمین روشن ہو جائے گی۔

(تفسیر قرطبی)

علامہ فخر الدین رازیؔ کہتے ہیں کہ ﴿وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِرَبِّهَا﴾ میں نور سے مراد صرف عدل ہے۔ کیونکہ فرمایا گیا ﴿وَجِآىْءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَا لشُّهَدَآءِ﴾ اور ظاہر ہے کہ گواہوں کا پیش کرنا عدل کے اظہار کے لئے ہی ہوتا ہے۔ اسی طرح آیت کے آخر پر فرمایا ﴿وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ﴾ جو اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس نور سے مراد ازالہ ظلم ہے۔

(رازی)

علامہ آلوسیؒ کہتے ہیں کہ ﴿وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِرَبِّهَا﴾ میں نور سے مراد حضرت ابن عباسؓ کے قول کے مطابق یہ ایسا نور ہے جو اللہ تعالیٰ کسی اجسام ظاہرہ نورانیہ یعنی شمس و قمر سے ظاہر نہیں فرمائے گا۔ بلکہ روحانی نور مراد ہے۔......

حسن بصریؒ اور سُدّیؒ نے نور سے مراد استعارہ کے رنگ میں عدل لیا ہے قرآن کریم میں کئی مواقع پر یہ لفظ عدل وانصاف۔ قرآن اور برہان کے لئے استعارۃً استعمال ہوا ہے۔ گویا زمین ایسے نور سے منور ہو گی جو اس میں حق وعدل کو قائم کرے گا اور اللہ تعالیٰ حساب میں نظام عدل اور نیکیوں اور برائیوں میں انصاف کرے گا۔......

آیت ﴿وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِرَبِّهَا﴾ سے مراد قضایا کے فیصلہ کے وقت خدا تعالیٰ کا جلوہ آراء ہونا ہے اور کبھی اس مفہوم کو اِتیان کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے جیسے يَأْتِيَهُمُ اللّٰهُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ فِىْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ۔ (روح المعانی)

تفسیر قمی میں امام جعفر صادقؒ کے حوالہ سے بیان کیا گیا ہے کہ رب الارض سے مراد امام الارض ہے اس پر کہا گیا کہ جب وہ ظہور کرے گا تو کیا ہو گا؟ اس پر امام جعفر صادقؒ نے کہا، اس وقت لوگ سورج کی روشنی اور چاند کی چاندنی سے مستغنی ہو جائیں گے اور امام علیہ السلام کے نور پر کفایت کریں گے۔

تبلیغ دین ونشر ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of all kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta-700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No. : 9610-606266

"ارشاد المفید" میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا" کہ جب ہمارے آقا یعنی امام قائم ظہور پذیر ہوں گے تو زمین اپنے رب کے نور سے منور ہو جائے گی اور لوگ سورج کی روشنی اور چاند کی چاندنی سے مستغنی ہو جائیں گے اور ظلمت جاتی رہے گی۔(تفسیر الصافی زیر آیت الزمر:۷۰)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے اردو منظوم کلام میں فرماتے ہیں:۔

پھولوں کو جا کے دیکھو اسی سے وہ آب ہے
چمکے اسی کا نور مہ و آفتاب میں
خوبوں کے حسن میں بھی اسی کا وہ نور ہے
کیا چیز حسن ہے وہی چمکا حجاب میں
ہر چشم مست دیکھ اسی کو دکھاتی ہے
ہر دل اسی کے عشق سے ہے التہاب میں

(درثمین)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"یہ سنت اللہ ہے کہ کوئی کام خدا تعالیٰ بغیر اسباب کے نہیں کرتا۔ ہاں یہ امر جدا ہے کہ وہ اسباب ہم کو دکھائی دیں یا نہ لیکن اس میں کوئی کلام نہیں کہ اسباب ضرور ہوتے ہیں۔ اسی طرح آسمان سے انوار اُترتے ہیں جو زمین پر پہنچ کر اسباب کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے زمانہ کو تاریکی اور گمراہی میں مبتلا پایا اور ہر طرف سے ضلالت اور ظلمت کی گھنگھور گھٹا دنیا پر چھا گئی۔ اس وقت اس تاریکی کو دور کرنے اور ضلالت کو ہدایت اور سعادت سے تبدیل کرنے کے لئے ایک سراج منیر فاران کی چوٹیوں پر چمکا یعنی آنحضرت ﷺ مبعوث ہوئے"۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۱۔ جدید ایڈیشن)

پھر فرماتے ہیں:۔

"وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسان کامل کو، وہ ملائک میں نہیں تھا، نجوم میں نہیں تھا، قمر میں نہیں تھا، آفتاب میں بھی نہیں تھا۔ وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا۔ وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا۔ غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا۔ صرف انسان میں تھا یعنی انسان کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سیّد و مولیٰ سیّد الانبیاء سیّد الاحیاء محمد مصطفی ﷺ ہیں۔ سو وہ نور اس انسان کو دیا گیا اور حسب مراتب اُس کے تمام ہمرنگوں کو بھی یعنی ان لوگوں کو بھی جو کسی قدر وہی رنگ رکھتے ہیں...... اور یہ شان اعلیٰ اور اکمل اور اتم طور پر ہمارے سید ہمارے مولیٰ ہمارے ہادی نبی اُمّی صادق مصدوق محمد مصطفی ﷺ میں پائی جاتی تھی۔"

(آئینہ کمالات اسلام۔ صفحہ ۱۶۰،۱۶۱)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا الہام ہے:۔

"اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا" زمین اپنے رب کے نور سے جگمگا اُٹھی۔

(تذکرہ۔ صفحہ ۸۰۵۔ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

۱۸۹۱ء میں حضرت اقدس کو عربی میں ایک الہام ہوا جس کا اردو ترجمہ یہ ہے کہ:

"...... وہ خدا جو رحمان ہے وہ اپنے خلیفہ سلطان کے لئے مندرجہ ذیل حکم صادر کرتا ہے کہ اس کو ایک ملک عظیم دیا جائے گا اور خزائن علوم و معارف اس کے ہاتھ پر کھولے جائیں گے۔ اور زمین اپنے رب کے نُور سے روشن ہو جائے گی۔ یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے اور تمہاری آنکھوں میں عجیب"۔(ازالہ اوہام۔ صفحہ ۸۵۱)

بقیہ صفحہ :: (1)

تو آیا ہے کہ نہ انکو کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا تو ان دنیوی پھلوں سے انکا کیا رشتہ ہوا؟ ایمان اور اعمال کی مثال قرآن شریف میں درختوں سے دی گئی ہے۔ ایمان کو درخت بتایا ہے اور اعمال اسکی آبپاشی کے لئے بطور نہروں کے ہیں۔ جب تک اعمال سے ایمان کے پودہ کی آبپاشی نہ ہو اس وقت تک وہ شیریں پھل حاصل نہیں ہوتے۔ بہشتی زندگی والا انسان خدا تعالیٰ کی یاد سے ہر وقت لذت پاتا ہے اور جو بد بخت دوزخی زندگی والا ہے وہ ہر وقت اس دنیا میں زقوم ہی کھا رہا ہے اسکی زندگی تلخ ہوتی ہے۔ مَعِيْشَةً ضَنْكًا (طٰہٰ : ۱۲۵) بھی اسی کا نام ہے جو قیامت کے دن زقوم کی صورت پر متشکل ہو جائے گی۔ غرض دونوں صورتوں میں باہمی رشتے قائم ہیں۔

(الحکم جلد ۷ نمبر ۳۰ صفحہ ۱۰ مورخہ ۱۷ اگست ۱۹۰۳ء)

(ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۳۸۶۔۳۸۸ مطبوعہ ربوہ)

درخواست دعا

کراچی سے محترم امیر صاحب نے اطلاع دی ہے کہ محترم سید حضرت اللہ پاشا صاحب جو حضرت میر محمد اسماعیلؓ کے داماد ہیں اور خاکسار کی اہلیہ کے چھوٹے بہنوئی ہیں کوئی دنوں سے برین میں تکلیف تھی۔ ڈاکٹروں نے ٹیومر بتایا جو دماغ کی دائیں طرف اندر کو بڑھ رہا تھا۔ ڈاکٹروں نے فوری آپریشن کی تجویز دی۔ چنانچہ ہسپتال میں داخل کیا گیا۔ اور پانچ ستمبر کو آپریشن ہوا جو اللہ کے فضل سے کامیاب رہا۔ آپریشن کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے اور کامل شفایابی، صحت و تندرستی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(مرزا وسیم احمد قادیان)

منظوری ناظم صوبہ کرناٹک

مکرم محمد صبغت اللہ صاحب مرحوم سابق ناظم صوبہ کرناٹک کی وفات کی وجہ سے مکرم برکات احمد صاحب سلیم آف بنگلور کو ناظم صوبہ کرناٹک مقرر کیا جا رہا ہے۔ تمام مجالس انصار اللہ کرناٹک ان سے پورا تعاون فرمائیں اور ان کی ہدایات پر عمل پیرا ہوں۔

(محمد کریم الدین شاہد صدر مجلس انصار اللہ بھارت قادیان)

اعلان نکاح

محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان نے مورخہ 30 اگست 2002ء بروز جمعۃ المبارک خاکسار کی بیٹی سیدہ امۃ الباسط صاحبہ کا نکاح مکرم محمد جمیل صاحب ابن مکرم محمد ابراہیم صاحب مرحوم ساکن راس تنورا سعودی عرب کے ساتھ مبلغ ساٹھ ہزار سعودی ریال یعنی سات لاکھ پچاس ہزار روپے ہندوستانی حق مہر پر مسجد مبارک قادیان میں پڑھا۔ رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر-/500) (سید شہامت علی درویش قادیان)

خاکسار کے بیٹے عزیزم مکرم شیخ طاہر الاختر مبلغ سلسلہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ امۃ القدوس فائزہ بنت مکرم مبرور احمد چیمہ مرحوم قادیان بعوض حق مہر مبلغ (-/30,501) تیس ہزار پانچ صد ایک روپے پر مسجد مبارک قادیان میں محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون نے پڑھا۔ رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے (اعانت بدر-/100)

(شیخ خطیب اللہ سورو اڑیسہ)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
اَطِعْ اَبَاكَ
اپنے باپ کی اطاعت کر
طالب دعا یکے از جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
Auto Traders
16 بینگولین کلکتہ 700001
دکان:: 248-5222'248-1652'243-0794
رہائش:: 237-0471'237-8468

PRIME AUTO PARTS
House of Genuine Spares
Ambassador & Maruti
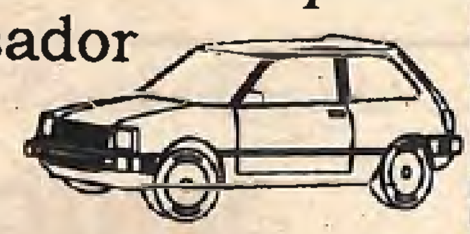
P, 48 PRINCEP STREET
CALCULTTA - 700072 ☎2370509

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی

مجلس سوال و جواب

صحابی کی تعریف

ایک دوست نے صحابی کی تعریف دریافت کی حضورؓ نے فرمایا اس کے لفظی معنی تو یہ ہیں کہ جسے کسی کے پاس بیٹھنے یا اسکی صحبت میں رہنے کا موقعہ ملے لیکن (دینی) اصطلاح میں ان لوگوں کو صحابہ کہا جاتا ہے جو نبی کے فیض صحبت کو حاصل کرنے والے ہوں۔ عرض کیا گیا کہ کتنی صحبت پانے والا صحابی کہلا سکتا ہے حضورؓ نے فرمایا اسماء الرجال والوں نے جو بحث کی ہے اس میں انہوں نے لکھا ہے کہ صحابی کی یہ تعریف ہے کہ جس نے رسول کریم ﷺ کو یا رسول کریم ﷺ نے اس کو بحالت ایمان دیکھا ہو۔

سفر کی حد

ایک دوست نے عرض کیا کہ سفر کی حد کتنی ہوتی ہے۔ حضورؓ نے فرمایا جسے عرف عام میں سفر کہتے ہیں حضرت مسیح موعودؑ فرماتے تھے کہ وہ بھی سفر ہی ہے جس کے متعلق گھر سے عورت یہ کہے کہ "واندھے گئے ہوئے ہیں" یعنی سفر پر گئے ہوئے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ دین اور اسکی تفصیلات پر عمل کی بنیاد تقویٰ پر ہوتی ہے جو شخص یہ نیت کر کے نکلے کہ میں سفر پر جا رہا ہوں تو اس کیلئے وہ فاصلہ سفر ہی سمجھا جائے گا۔ خواہ چھوٹا ہو یا بڑا۔ (الفضل ربوہ 9 اگست 1960)

قرض اور سود

فرمایا ایک دوست نے چند سوالات لکھ کر دئے ہیں پہلا سوال یہ ہے کہ ایک غرض مند کسی امیر سے بغرض تجارت کچھ روپے لیتا ہے تو روپیہ دینے والا اس سے تجارت شروع کرنے سے قبل فیصلہ کر لیتا ہے کہ ایک ہزار روپے کے بدلہ دس ہزار روپے ماہوار لوں گا۔ اور اگر تجارت والے کو نقصان ہو جائے تو میں اس کا ذمہ دار نہیں ہوں گا۔ کیا یہ جائز ہے؟

فرمایا:

یہ صورت جو بیان کی گئی ہے اس میں چونکہ ایک رقم مقرر کر لی گئی ہے اس لئے نا جائز ہے

سوال نمبر 2 ایک غرض مند روپے کی اشد ضرورت کیلئے اپنا مکان کسی دوست کے پاس ایک ہزار روپے میں رہن رکھ لیتا ہے اور دس روپے ماہوار مکان کا کرایہ دیتا ہے کیا یہ جائز ہے؟

فرمایا یہ وہی صورت ہے جو پہلے تھی یہ بھی سود ہے اور نا جائز ہے۔

فرمایا عام طور پر جب لوگ اپنا مکان رہن رکھتے ہیں تو رہن رکھنے کے بعد کہہ دیتے ہیں کہ آپ کسی اور کو جو کرایہ پر مکان دیں گے تو مجھے ہی کرایہ پر دے دیں اس پر وہ اسے کرایہ پر مکان دے دیتا ہے۔ اور ایک رقم مقرر کر لیتا ہے یہ صاف اور سیدھی بات ہے کہ جو شخص کسی جگہ روپیہ لگائے گا وہ ضرور دیکھے گا کہ آیا مجھے اس سے کوئی معقول منافعہ ملتا ہے یا نہیں اس حد تک تو کوئی اعتراض پیدا نہیں ہوتا لیکن اگر شرح مقرر کر دی جائے اور کہا جائے کہ میں تم سے اتنے روپے ماہوار لوں گا اور یہ رقم تم پر واجب ہوگی تو یہ سود ہوگا لیکن اگر صورت یہ ہو کہ کرایہ دینے والا یہ کہے کہ اگر مجھے معلوم ہوا کہ اس مکان سے سستا مکان مجھے کوئی اور ملتا ہے۔ تو میں اس مکان کو چھوڑ دوں گا اور وہاں چلا جاؤں گا یا اگر مکانات کا کرایہ کم ہوا تو میں بھی کم کر دوں گا اور اگر کم نہ کرو گے تو مکان چھوڑ کر چلا جاؤں گا یا اگر مکان کا کرایہ بڑھ گیا تو اس کے مطابق کر دوں گا اس طرح اگر مکان مالک کو یہ اختیار ہو کہ اگر کرائے بڑھ جائیں اور کرایہ دار کرایہ نہ بڑھائے تو وہ اسکو نکال دے تو اس صورت میں مکان بندھے ہوئے نہیں ہوں گے اور ایسی صورت میں کرایہ پر اس آدمی کو مکان دے دینا جائز ہے۔ لیکن اگر کرایہ باندھ دیا ہے اور وہ شخص اس کا لازماً پابند ہے کہ اسے اتنا ہی روپیہ باقاعدہ ادا کرنا ہوگا جب تک کہ وہ تمام روپیہ ادا نہ کر لے تو یہ سود ہو جائے گا۔ ایسی غلطی انجمن سے بھی ہوئی ہے۔ میں نے انجمن کو فتویٰ دیا تھا کہ تم اس طرز پر مکانات رہن لے سکتے ہو۔ بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ انہوں نے مکانوں کو باندھنا شروع کر دیا اور کہا کہ جب تک تم روپیہ ادا نہ کرو گے تمہیں اتنا روپیہ ماہوار باقاعدہ کرایہ ادا کرنا پڑے گا۔ میں نے ان کو اس سے منع کیا اور کہا کہ میرا مطلب تو یہ تھا کہ تم اس شخص کو مکان دے کر پھر اسے مجبور نہ کرو کہ اسی شرح کے مطابق روپیہ ادا کرتا رہے اور جب تک سارا روپیہ واپس نہ کرے اس مکان کا کرایہ ادا کرتا رہے بلکہ اسے یہ اجازت ہونی چاہئے کہ اسے اگر کسی جگہ سستا مکان ملتا ہے تو اسے چھوڑ کر چلا جائے۔ یا اگر مکان کے کرائے سستے ہو جائیں تو وہ اس کے کرایہ کو کم کر دے۔ اس طرح یہ سود نہیں رہے گا۔

مثلاً ایک شخص نے اپنا مکان تمہارے پاس گروی رکھا اور ساتھ یہ بھی کہا کہ میں اس مکان میں رہنا چاہتا ہوں۔ تم مجھ سے دس روپیہ کرایہ لے لو۔ اگر چند دن کے بعد حالات ایسے ہو جاتے ہیں کہ کرائے گر جاتے ہیں اور جو دس روپیہ ادا کرتا تھا پانچ روپیہ ادا کرنے لگ گیا ہے تو اس کا بھی حق ہوگا کہ وہ کہے کہ میں بھی اب پانچ روپیہ کرایہ ادا کروں گا۔ اور اگر تم اس بات پر راضی نہیں تو میں مکان چھوڑ دیتا ہوں۔ ایسی صورت میں وہ آزاد ہے اسی طرح دوسری طرف اگر کرائے بڑھ گئے ہیں اور بجائے دس کے بیس ہو گئے ہیں تو سود کی صورت میں کرایہ لینے والا مجبور ہوگا کہ دس روپے لے لے لیکن آزاد صورت میں وہ کہے گا کہ اب بیس روپیہ کرایہ ہو گیا ہے اسلئے تم بھی بیس روپے ادا کرو۔ اگر نہیں کر سکتے تو اس کو چھوڑ دو۔ یہ صورت سود کی نہیں ہوگی۔

سیٹھ اسماعیل صاحب آدم نے کہا کہ:

"بمبئی میں ایک قوم 'پورا' ہے ان میں یہ دستور ہے کہ جب کوئی دوسرے شخص سے قرض لیتا ہے تو واپسی کے وقت پندرہ بیس روپے زائد دے دیتا ہے۔" حضورؓ نے فرمایا:

یہ تو رسول کریم ﷺ کی سنت ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی فرمایا کرتے تھے کہ اس طرح ضرور کرنا چاہئے کیونکہ اگر تم پر کسی نے احسان کیا ہے تو تمہیں بھی نیک سلوک کرنا چاہئے۔ یہ سود نہیں کیونکہ سود تو وہ ہے جو مقرر ہو۔ اگر ہم اس طرح کرنے لگے تو قرضے کی مشکلات ہی دور ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ ہر شخص سمجھتا ہوگا کہ اس نے میرے ساتھ احسان کرنا ہے۔ اس لئے وہ کہے گا کہ روپیہ لے لو۔ پس یہ صورت پسندیدہ ہے ایک دفعہ کا واقعہ ہے حضرت مسیح موعودؑ نے کسی سے روپیہ لیا اور جب واپس کیا تو ساتھ کچھ زائد رقم بھی دے دی اس نے کہا حضورؑ میں تو یہ رقم بھی لینا نہیں چاہتا تھا کجا یہ کہ ساتھ زائد رقم ہو۔ آپ نے فرمایا یہ مسنون طریق ہے۔ رسول کریم ﷺ اسی طرح کیا کرتے تھے۔

نظر لگ جانے سے کیا مراد ہے

فرمایا ایک دوست نے لکھا ہے کہ نظر لگ جانے کا نظریہ کہاں تک صحیح ہے۔ اگر کوئی گائے یا بھینس دودھ کم دینے لگے تو لوگ کہتے ہیں کہ نظر لگ گئی۔ اسی طرح چھوٹے بچے کے پیٹ میں درد ہو یا وہ روتا زیادہ ہو تو کہتے ہیں اس کو نظر لگ گئی۔ اگر فصل اچھی یا خراب ہو جائے تو اسے بھی نظر لگنا کہتے ہیں۔ اس کا کیا مفہوم ہے۔

حضورؓ نے فرمایا:-

جہاں تک میرا تجربہ ہے اور جہاں تک میں نے اس پر غور کیا ہے اور اس علم کا خود بھی مطالعہ کیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ نظر مسمریزم کا نام ہے جب کسی چیز کی طرف انسان کی توجہ زیادہ ہو جاتی ہے تو اس کا دوسرے پر اثر پڑتا ہے اور اس کے خیالات دوسرے کی طبیعت کی طرف منتقل ہو جاتے ہیں مثلاً اگر کوئی شخص کوئی چیز کھا رہا ہے اور دوسرے کا اس طرف دھیان ہے اور سے دیکھ کر اسکا دل چاہتا ہے کہ وہ کھائے۔ تو جب کسی شخص کے دل میں اس قسم کی حرص پیدا ہوتی ہے کہ کاش فلاں چیز میں کھاتا تو اگر اس کی طبیعت اس قدر لالچی ہوگی کہ اس کی توجہ پوری طرح ادھر لگ جائے گی کہ یہ کھا رہا ہے اور میں نہیں کھا رہا۔ تو دوسرے آدمی کی طرف اس کے خیالات منتقل ہو جائیں گے۔ اور اس کی طبیعت میں انقباض پیدا ہو جائے گا اور جو چیز انقباض کی حالت میں کھائے وہ لگتی نہیں ہے اور جب کوئی چیز لگے نہ تو لازمی طور پر نقصان ہوتا ہے۔ پس یہ تو ایک حقیقت ہے اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ میں نے خود اس کا تجربہ کیا ہے اور اس کے عجیب عجیب نظارے دیکھے ہیں۔ کئی دفعہ میں نے انکا اپنی تقریروں میں بھی ذکر کیا ہے۔ مثلاً کسی کے ہاتھ جوڑ دئے اور کہا کہ اب ہاتھ کھولو لیکن باوجود کوشش کے اس کے ہاتھ کھل نہیں سکتے۔ بیٹھے ہوئے پر اثر ڈالا کہ اب تم اٹھ نہیں سکتے آنکھیں بند کر دیں ہیں تو نہیں کھلتیں۔ زبان بند کر دی ہے اور کہتا ہوں کہ بات کرو لیکن نہیں کر سکتا۔

غرض یہ واقعہ ہے کہ خیالات دوسرے میں منتقل ہو جاتے ہیں اور اس کے نتیجہ میں نظر لگنا ٹھیک ہے۔ مسمریزم کا اثر بالارادہ ہوتا ہے۔ لیکن توجہ کے معنی یہ نہیں کہ کسی شخص کے خیالات کسی ایک طرف مرکوز ہو جائیں بغیر اس کے کہ اس پر مسمریزم سے اثر ڈالا جائے اور یہ چیز عام ہوتی ہے۔ میں پچھلے سال ڈلہوزی میں تھا۔ میرے ہاتھ میں کوئی کھانے کی چیز تھی وہ گر گئی۔ یکدم میری لڑکی اور اس کی والدہ کی ہنسنے کی آواز آئی۔ میں نے اس کی والدہ سے وجہ پوچھی تو انہوں نے کہا کہ یہ لڑکی کہتی ہے کہ جب میں ابا جان کی طرف دیکھتی ہوں تو ان کے ہاتھ میں جو چیز ہو گر جاتی ہے۔ اور جب اس نے یہ کہا تو اس وقت وہ چیز گر گئی اس سے ہم ہنس پڑے۔ اسکو ہم حرص اور لالچ کا نتیجہ نہیں کہہ سکتے کیونکہ وہ میرے ساتھ مل کر کھاتی ہے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اس کے پیچھے کچھ مخلوط جذبات ہوتے ہیں جس کی وجہ سے اس طرح ہو جاتا ہے۔ تو یہ چیزیں ایسی ہیں جو مشاہدات میں روزانہ آتی ہیں۔ پس نظر لگ جانا ٹھیک ہے اور اس کا علاج بھی مقابل کی توجہ سے کیا جا سکتا ہے۔ اس دوست نے بھینس کے متعلق اور اس طرح اور بھی دوسری چیزوں کے متعلق پوچھا ہے۔ ان پر بھی اسی طرح اثر ہو جاتا ہے۔ مثلاً ایک شخص کسی کی بھینس کو دیکھتا ہے جو بہت دودھ دیتی ہے اور اس کے گھر میں بھی ایک بھینس ہے لیکن وہ کم دودھ دیتی ہے۔ تو اس کے دل میں غصہ اور نفرت کے جذبات پیدا ہوتے ہیں اور اس کا اثر جانور پر جا پڑتا ہے اور اس کا دودھ سوکھنا شروع ہو جاتا ہے اور یہی نظر لگنا ہے۔

غیر احمدی والدین کیلئے دعا

ایک دوست نے عرض کیا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ غیر احمدی والدین کیلئے دعا نہیں کرنی چاہئے فرمایا میں تو انکے لئے دعا کا قائل ہوں۔ قرآن شریف نے صرف یہ کہا ہے کہ مشرک کیلئے دعا نہیں کرنی چاہئے۔ باقی غیر احمدی والدین کیلئے انسان ہر وقت دعا کر سکتا ہے۔ بلکہ اسے کرنی چاہئے۔

(بشکریہ روزنامہ الفضل ربوہ 3 نومبر 2001ء)

اعلان نکاح

مکرم مولوی عبدالسلام صاحب راتھر مبلغ سلسلہ کشمیر نے مورخہ 4-7-1999 کو ملکہ تسلیمہ مبارک بنت مبارک احمد پڈر ساکن شورت کا نکاح 40,000 روپے مہر پر مکرم ظہور احمد ناصر ولد ماسٹر نذیر احمد صاحب ڈار (عادل) شورت کے ساتھ پڑھا۔ اس خوشی میں مکرم ماسٹر نذیر احمد صاحب عادل نے اعانت بدر میں 50 روپے ادا کئے۔ اللہ تعالیٰ اس رشتے کو ہر لحاظ سے بابرکت بنائے۔

(عبدالسلام راتھر رشی نگر)

مودودی صاحب کی جماعتِ ''اسلامی'' اور جماعت احمدیہ

......مکرم خورشید احمد صاحب پر بھاکر درویش ہندی قادیان......

چند سال پہلے کی بات ہے کہ راقم اپنے زیر تعمیر مکان کے ایک کمرے میں بیٹھا تھا جس کا دروازہ شاہراہ عام پر کھلتا ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کے ایک کارکن کے ہمراہ ایک ہندو نوجوان تشریف لائے علیک سلیک کے بعد یوں متعارف ہوئے:

نووارد:: میں دلی کے ایک کالج میں بی.اے کا طالب علم ہوں اور جماعت اسلامی اور جماعت احمدیہ کا تقابلی موازنہ کرنا چاہتا ہوں۔اس سلسلہ میں ان لوگوں سے انٹرویو لے رہا ہوں جو 1947ء کے نامساعد حالات میں قادیان میں مقیم چلے آرہے ہیں۔چنانچہ انہوں نے راقم سے جو گفتگو کی اس کا خلاصہ ذیل میں درج کرتا ہوں۔چونکہ یہ گفتگو موجودہ حالات کے لحاظ سے اہم ہے لہذا اپنی یادداشت سے مضمون کی شکل میں تحریر کر رہا ہوں۔

موازنہ کے خیال سے اس وقت مودودی جماعت ''جماعتِ اسلامی'' اور جماعت احمدیہ کی صرف ایک بات کا ذکر کر رہا ہوں۔میں نے مولانا مودودی صاحب کی چند کتاب کا مطالعہ کیا ہے۔مولانا سید ابو الاعلیٰ مودودی صاحب بانی و امیر جماعت اسلامی کی کتب میں الفاظ کی رنگینی ایسی ہے جو عام مسلمانوں کے لئے سحر کا حکم رکھتی ہے۔

مولانا صاحب موصوف اپنی خود ساختہ اسلامی پارٹی کا مقدم نصب العین کسی بھی قائم شدہ حکومت پر ''اصلاح خلق خدا'' کی خاطر قبضہ کرنا ٹھہراتے ہیں۔ایسی حکومت جس کے بارے میں ان کے ضمیر کی آوازیوں بیان کی گئی ہے۔فرماتے ہیں:-

''حکومت اور فرمانروائی جیسی کچھ بدبلا ہے ہر شخص اس کو جانتا ہے۔اس کے حاصل ہونے کا خیال کرتے ہی انسان کے اندر لالچ کے طوفان اٹھنے لگتے ہیں۔خواہشات نفسانی یہ چاہتی ہیں کہ زمین کے خزانے اور خلق خدا کی گردنیں اپنے ہاتھ میں آئیں تو دل کھول کر خدائی کی جائے''

(حقیقت جہاد صفحہ 15 مصنفہ سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب)

جماعت اسلامی کا مقصد

حکومت وقت کے اقتدار پر قبضہ کرنے کے مقصد سے مولانا صاحب فرماتے ہیں:-

1)......''انسانی تعلقات اور روابط اپنے اندر کچھ ایسی ہمہ گیری رکھتے ہیں کہ اصلاح خلق کی کوئی سکیم بھی حکومت کے اختیارات پر قبضہ کئے بغیر چل نہیں سکتی۔جو کوئی (یعنی مودودی پارٹی) حقیقت میں خدائی زمین سے فتنہ و فساد مٹانا چاہتا ہو......تو اس کے لئے محض واعظ اور ناصح بن کر کام کرنا فضول ہے......اسے اٹھنا چاہئے اور غلط اصولوں کی حکومت کا خاتمہ کر کے صحیح اصول اور صحیح طریقہ کی حکومت قائم کرنی چاہئے''

(خطبات مولانا مودودی صاحب صفحہ 301 حقیقت جہاد صفحہ 64)

یاد رکھنا چاہئے کہ مولانا مودودی صاحب سوائے اپنی پارٹی کے دیگر تمام لوگوں کو غلط کار شمار کرتے ہیں۔چاہے وہ عرب کے حکمران ہی کیوں نہ ہوں۔حکومتوں سے اقتدار چھین لینے کے سلسلہ میں فرماتے ہیں کہ:-

2)......(جماعتِ اسلامی)''مذہبی تبلیغ کرنے والے واعظین اور مبشرین کی جماعت نہیں ہے بلکہ یہ خدائی فوجداروں کی جماعت ہے ......اور اس کا کام یہ ہے کہ دنیا سے ظلم و فتنہ و فساد و طغیان اور ناجائز انتفاع بزور مٹادے'' (حقیقت جہاد صفحہ 58)

3)......''اسلام کی اشاعت میں تبلیغ اور تلوار دونوں کا حصہ ہے''

(الجہاد فی الاسلام صفحہ 138-139)

4)......''عرب کی طرح دوسرے ممالک نے بھی جو اسلام کو اس سرعت سے قبول کیا تو اس کی وجہ بھی یہی تھی کہ اسلام کی تلوار نے ان پردوں کو چاک کر دیا جو دلوں پر پڑے ہوئے تھے''

(الجہاد فی الاسلام صفحہ 138 شائع کردہ دفتر رسالہ القرآن ذیلدار پارک، اچھرہ، لاہور، پاکستان)

5)......''اب تم (مودودی پارٹی کے ممبران) روئے زمین پر خدا کے سب سے زیادہ صالح بندے ہو۔لہذا آگے بڑھو۔لڑ کر خدا کے باغیوں کو حکومت سے بے دخل کر دو اور خلافت (یعنی حکومت) کے اختیارات اپنے ہاتھ میں لے لو''

(خطبات صفحہ 209)

6)......(مولانا صاحب کا خود ساختہ)''اسلام یہ انقلاب ایک ایک ملک یا چند ملکوں میں نہیں بلکہ تمام دنیا میں (شاید امریکہ سے لیکر انڈونیشیا تک) برپا کرنا چاہتا ہے اگرچہ ابتداء میں مسلم (مودودی) پارٹی کا فرض یہی ہے کہ جہاں جہاں وہ رہتے ہوں وہاں کے نظام حکومت میں انقلاب پیدا کریں......اگر مسلم پارٹی میں طاقت ہوگی تو وہ لڑ کر غیر اسلامی حکومتوں کو مٹادے گی۔'' (حقیقت جہاد صفحہ 64)

مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب اگر آج ہوتے تو اپنی تحریرات اور نظریات کے وسیع اثرات دیکھ کر کتنے خوش ہوتے کہ:-

آج اسلامی حکومتوں سے لے کر باقی تمام دنیا میں یہ جوفدا ران، قوموں کے الفاظ کے مطابق جنگجو، دہشت گرد، آتنک وادی، بے دین گروپ وغیرہ ناموں سے مشہور ہیں جو دنیا کا امن برباد کرنے پر کمر بستہ ہیں۔ان دہشت گرد قاتل و ظالم گروہوں کی اکثریت خود کو نام نہاد ''مسلم مجاہد'' بتاتی ہے۔شاید ایسے ہی ''مجاہدین'' کے بارے میں پاکستان کی تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ صفحہ 356 میں یہ لکھا گیا ہے کہ:-

''مذہبی جنونیوں اور مولویوں نے طاقت پکڑ لی ہے اور غنڈے بھی میدان میں کود پڑے ہیں۔''

لیکن غالی قسم کے لوگوں کے نزدیک یہ دہشت پسند روئے زمین پر خدا کے سب سے زیادہ صالح بندے ہیں۔

اس طرح وہ غلط کار حکمرانوں سے کافرانہ حکومت کی باگ ڈور بزور اپنے ہاتھوں میں لے کر مقدس حکومت الٰہیہ قائم کرنا چاہتے ہیں۔

جماعت احمدیہ کا مسلک

جماعت احمدیہ ایک امن پسند جماعت ہے۔مذہب اور انسانیت کی بے لوث خدمت کرنا اس کا نصب العین ہے۔دنیا کے لئے امن کی ضامن ہے۔اس کی قومی پہچان ہی 'امن پسند جماعت' ہے جو Love for all hatred for none یعنی محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں (خلیفۃ المسیح الثالث) پر عمل پیرا ہے۔

بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی امام مہدی علیہ السلام نے جماعت احمدیہ میں شامل ہونے والے ہر فرد کے لئے لازمی قرار دیا کہ وہ صدق دل سے اس بات کا اقرار کرے کہ:-

1)......''وہ فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا۔'' (شرائط بیعت)

2)......''اسلام ہمیں ہرگز یہ نہیں سکھاتا کہ ہم ایک غیر قوم اور غیر مذاہب والے بادشاہ کی رعایا ہو کر اور اس کے زیر سایہ ہر ایک دشمن سے امن میں رہ کر پھر اس کی نسبت بد اندیشی اور بغاوت کا خیال دل میں لائیں۔'' (تحفہ قیصریہ صفحہ 26)

قائم شدہ حکومت کی فرمانبرداری کی تاکید کرتے ہوئے امام مہدی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ:-

3)......خدا تعالیٰ نے جس گورنمنٹ کے ماتحت ہمیں کر دیا ہے اس کی فرمانبرداری کرنا ہمارا فرض ہے''

(تبلیغ رسالت جلد ششم صفحہ 188)

خلفاء احمدیت کی اصولی ہدایات

امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

4)......''ہم اس دائمی سچائی کو جو قرآن میں بار بار بیان کی گئی ہے کبھی نہیں چھوڑ سکتے کہ جو شخص جس حکومت میں رہتا ہے اس کا فرماں بردار رہے اور اس کے ساتھ پوری طرح تعاون کرے......اس تعلیم کا یہ مطلب ہے کہ پاکستان میں رہنے والا احمدی اپنی حکومت کا پوری طرح فرماں بردار ہوگا۔اور ہندوستان میں رہنے والا احمدی حکومت ہندوستان کا پوری طرح فرماں بردار ہوگا اور اس کے مقاصد اور مفاد میں اس سے پوری طرح تعاون کرے گا......یہی تعلیم پاکستان، انڈونیشیا، یونائیڈ سٹیٹس آف امریکہ، انگلستان، فرانس، جرمنی، ہالینڈ، سوئٹزرلینڈ، اپیے سینیا، مصر اور دیگر حکومتوں کے ماتحت بسنے والے احمدیوں کے لئے ہوگی......کسی کی سمجھ میں یہ بات آئے یا نہ آئے ہماری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ ہمارے بیان کردہ اصول کے بغیر دنیا میں امن کس طرح قائم رہ سکتا ہے۔''

(اخبار الرحمت 21 نومبر 1949ء)

5)......''ہمارا اصل یہ ہے کہ جو حکومت جس ملک میں قائم ہوگئی ہو ہمیں اس کے ساتھ وفادار رہنا چاہئے اور اگر اس میں کچھ خرابیاں ہوں تو اس کے ساتھ مل کر با امن ذرائع سے ان کی اصلاح کی کوشش کرنی چاہئے''

(الفضل یکم جنوری 1922ء)

6)......اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق تم اس حکومت کے فرمانبردار رہو جس حکومت میں تم بستے ہو یہی احمدیت کی تعلیم ہے......دنیا میں کبھی امن قائم نہیں ہو سکتا جب تک اس تعلیم پر عمل نہ کیا جائے۔ملک کے قانون کے ماتحت اپنے حقوق مانگنا منع نہیں۔مگر قانون توڑنا اسلام میں جائز نہیں''

(الفضل 3 جنوری 1948ء)

7)......موجودہ امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی کتاب ''مذہب کے نام پر خون'' میں جماعت اسلامی اور ان کی ہمنوا پارٹیوں پر تبصرہ کیا گیا ہے سیر حاصل بحث کے دوران آپ فرماتے ہیں:-

8)......''میرے نزدیک مودودی صاحب یہ دعویٰ بالکل بے بنیاد اور غلط ہے کہ جماعت اسلامی اسلام کا بول بالا کرنے کے لئے قائم کی گئی ہے۔اگر اس جماعت کے وہی عقائد ہیں جو مولانا مودودی صاحب کے ہیں تو یہ اسلام کا بول بالا نہیں کر رہی، بلکہ اسلام کو دنیا کی نظروں میں حقیر کر رہی ہے۔اور طبیعتوں کو اس پاک مذہب سے سخت متنفر کر رہی ہے''

(مذہب کے نام پر خون صفحہ 95)

آپ قرآن مجید کی ایک آیت کریمہ پیش کر کے فرماتے ہیں:

ترجمہ::جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ زمین (ملک) میں فساد نہ کرو تو کہتے ہیں ہم تو مصلحین کی جماعت ہیں۔خبردار! در اصل یہی لوگ فسادی ہیں مگر وہ انجام کو نہیں جانتے۔ (البقرہ:12-13)

اس تجزیاتی مطالعہ سے قارئین کرام اندازہ کر سکیں گے کہ دونوں جماعتوں میں سے کس پارٹی کے نظریات ملکی فضا کو مکدر کرنے کا باعث بن سکتے ہیں اور قائم شدہ ملکی جمہوریت کو اپنی تخریب کارانہ کاروائیوں سے تباہ کرنے کا سبب بن سکتے ہیں۔اور اگر ایسے نظریات کے اثرات کے ردّ عمل کے طور پر فرقہ وارانہ واقعات ظہور پذیر ہوں تو بے گناہ مرد و زن کے قتل، املاک کی تلفی اور وسیع نفرت و تشقق کی ذمہ داری کس پر عائد ہوگی۔کیا ملکی قومی یکجہتی میں فساد اور ملکی عدم استحکام پیدا نہیں ہوگا؟ جس کے نتیجہ میں ملک غیروں کے بیرونی حملوں کا نشانہ بن سکتا ہے۔

دوسری طرف وہ کون سی 'امن پسند جماعت' کے نظریات اور عملی نمونہ قابل تقلید ہیں جو ملکی تعمیر و ترقی کے لئے ایک نعمت ہیں۔جن کے اپنانے سے جملہ اقوام اپنے اپنے مذہبی نظریات پر قائم رہتے ہوئے بھی ملکی اور قومی یکجہتی اور ترقی و خوشحالی کے لئے تعمیری رول ادا کر سکتے ہیں۔☆☆☆

قبولیت دعا کا معجزہ

﴿مکرم ایم اے محمد صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کالیکٹ﴾

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کو دعا کا جو عظیم الشان کیمیائی نسخہ عطا فرمایا ہے اس سے ہر احمدی اپنی اپنی استطاعت کے مطابق حصہ لیتا ہے۔اور ہر احمدی اللہ تعالیٰ کے فضل سے قبولیت دعا کا تجربہ رکھتا ہے۔

دعا کی اہمیت کے بارے میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

وہ رحمت کو کھینچنے والی ایک مقناطیسی کشش ہے وہ موت ہے پر آخر کو زندہ کرتی ہے۔وہ ایک تند سیل ہے جو آخر کو کشتی بن جاتی ہے ہر ایک بگڑی ہوئی بات اس سے بن جاتی ہے۔اور ہر ایک زہر آخر اس سے تریاق ہو جاتا ہے......غرض دعا وہ اکسیر ہے جو ایک مشت خاک کو کیمیا کر دیتی ہے۔

(لیکچر سیالکوٹ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 23-322)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عطا فرمودہ اس کیمیائی نسخہ کے استعمال کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے مجھے موت کے منہ سے کھینچ کر دوبارہ زندگی عطا فرمائی۔ چار سال قبل خاکسار دل کے کا آپریشن (Bye Pass Surgery) ہوا تھا۔اس کے بعد اچانک سینہ میں شدید درد اور اضطرابی کیفیت پیدا ہوئی۔مدراس میں جا کر معائنہ کروانے سے معلوم ہوا کہ دو نالیوں میں روکاوٹ پیدا ہوئی ہے۔ڈاکٹروں نے آپریشن کئے بغیر خون کی نالی میں ایک تار کی طرح کی چیز داخل کر کے اس کے ذریعہ ایک Medicated Sculls نصب کیا اور بتایا گیا کہ اب کسی خوف کی ضرورت نہیں۔لیکن اس تسلی دلانے کے تین ہی ماہ کے اندر اندر پھر شدید بے چینی اور اضطراری کیفیت شروع ہوئی۔معائنہ پر معلوم ہوا کہ مذکورہ نصب شدہ Sculls میں کیلشیم جمع ہونے سے خون کی نالیاں نوے فی صد بلاک ہو گئی ہیں۔اور بتایا گیا کہ باقی دس فیصد بھی بلاک ہو کر جان کے لئے خطرہ پیدا ہو سکتا ہے۔کئی ڈاکٹروں نے دوبارہ آپریشن تجویز کیا۔لیکن کوئی بھی جان کی گارنٹی نہیں دے رہا تھا۔اب میں موت اور زیست کے درمیان تھا۔آپریشن کیا جائے یا نہیں ، دونوں صورتوں میں زندگی کی کوئی گارنٹی نہیں تھی۔اسی اثناء میں میرے حیدر آباد کے سمدھی مکرم سیٹھ بشیر احمد صاحب نے میرے تمام کاغذات اور ریکارڈ وغیرہ منگوا کر حیدر آباد کے مشہور ڈاکٹروں کو دکھایا تو ان سبھوں نے فوری طور پر آپریشن کا مشورہ دیا۔ان دنوں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان حیدر آباد میں ہی تشریف فرما تھے۔آپ نے امریکہ کے پورٹ لینڈ ہسپتال کے شہرت یافتہ کارڈیو سرجن محترم ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب سے رابطہ کیا۔انہوں نے تمام کاغذات ریکارڈز وغیرہ ملاحظہ کرنے کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب کو یقین دلایا کہ وہ خود آپریشن کریں گے۔انہوں نے میرے امریکہ جانے کے تمام کاغذات ویزا وغیرہ امریکن ایمبیسی میں اور خاکسار کو بھیج دئے۔اس طرح اللہ تعالیٰ نے میرے امریکہ جانے کے انتظامات آسان فرما دئے۔

اس طرح خاکسار مع اہلیہ اور لڑکے اشرف کے ساتھ مورخہ 4 مئی کو لندن کے لئے روانہ ہوا۔تمام احباب جماعت کی اور خاص کر قادیان کے احباب کرام کی دعائیں خاکسار کے شامل حال تھیں۔لندن میں جا کر پیارے آقا حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شرف نصیب ہوا۔خاکسار نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے براہ راست اپنے لئے دعا کی درخواست کی۔میرے لندن جانے کا مقصد محض حضور اقدس کی خدمت میں حاضر ہو کر دعا کی درخواست کرنا تھا۔اگلے روز مورخہ 5 تاریخ کو ہم تینوں امریکہ کے لئے روانہ ہوئے 8 تاریخ کی شام کو ہم پورٹ لینڈ میں وارد ہوئے۔ہمیں لینے کے لئے ایئر پورٹ پر پورٹ لینڈ جماعت کے صدر محترم ڈاکٹر لقمان صاحب مع اہلیہ آئے ہوئے تھے۔محترم ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب نے ہماری رہائش کا گیسٹ ہاؤس میں انتظام کیا۔لمبے سفر کی کوفت اور تھکاوٹ کی وجہ سے مجھے شدید بے چینی لاحق تھی۔ڈاکٹروں نے معائنہ کرنے کے بعد فیصلہ کیا کہ ایک دن مکمل آرام کرنے کے بعد 10 تاریخ بروز جمعہ آپریشن کریں گے۔لیکن رات کو میرے سینہ میں ناقابل برداشت درد شروع ہوا اور بے چینی بہت بڑھ گئی اور مجھ پر غشی طاری ہو رہی تھی۔میری اہلیہ نے ڈاکٹر آفتاب صاحب سے فوری رابطہ کیا ڈاکٹر صاحب مع اہلیہ گیری لینڈ سے تشریف لائے۔انہوں نے میری تشویشناک حالت دیکھکر دوسرے ہی دن آپریشن کرنے کی تجویز کی اور بے ہوشی کا انجکشن دے کر مجھے آپریشن تھیٹر لے جایا گیا۔اس کے بعد میں مسلسل بے ہوش رہا۔آپریشن کے دوسرے دن بعد جب مجھے ہوش آیا تو دیکھا کہ میرا سارا جسم مختلف ٹیوبوں اور وائروں سے جوڑ کر مختلف مشینوں سے باندھا گیا تھا۔جب یہ ٹیوب وغیرہ نکالے گئے تو میری کیفیت کے بارے میں اہلیہ بتا رہی تھیں کہ میرے منہ سے نہایت خوفناک آوازیں نکل رہی تھیں اور میرا جسم شدید طور پر تڑپ رہا تھا۔یہ کیفیت دیکھ کر ڈاکٹر مجھے Ventilater میں لے گئے۔اس طرح میں گیارہ دن تک بے ہوشی کی حالت میں رہا۔اس کے بعد چار دن آئی سی یو میں بھی رہا۔

ان تمام اوقات میں محترم ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب اور ان کی اہلیہ محترمہ ریحانہ بیگم صاحبہ میری خدمت میں دن رات ہمہ تن مصروف رہے۔جیسا کہ میں نے اس سے پہلے ذکر کیا تھا کہ ڈاکٹر صاحب امریکہ میں بہت شہرت یافتہ ڈاکٹر ہیں۔ان سے ملاقات کیلئے کئی روز قبل وقت مقرر کرنا پڑتا ہے۔دل کا مصنوعی Valve دریافت کرنے والے امریکن ڈاکٹروں میں ہمارے ڈاکٹر صاحب بھی ایک ہیں۔باوجود اس کے موصوف ایک عاجز خادم کی طرح اس ناچیز کی خدمت میں مصروف رہے۔یہ سب صرف اور صرف احمدیت کی برکت ہے۔موصوف کی یہ عادت ہے کہ ہر آپریشن سے قبل آپ اس کی کامیابی کے لئے درد دل سے دعاؤں میں مصروف ہو جایا کرتے ہیں۔آپ فرماتے ہیں کہ میرا آپریشن کرنا اور دوائیاں وغیرہ دینا محض ایک بہانہ ہے اصل میں شفا دینے والا شافی مطلق خدائے قادر وقدوس ہے۔

مجھے بعد میں معلوم ہوا کہ محترم ڈاکٹر صاحب مع اہلیہ اور محترم صدر صاحب جماعت احمدیہ پورٹ لینڈ اور ان کی اہلیہ صاحبہ اور جماعت کے احباب میری شفایابی کے لئے دعاؤں میں مصروف رہتے تھے۔میرے دل میں یہ خیال آہنی میخ کی طرح پیوست ہو گیا کہ احمدیت کا روحانی رشتہ جو زمان ومکان سے بالا تر ہے خونی رشتہ سے کہیں زیادہ مضبوط ہے۔اس مشت خاک کے لئے وہ لوگ عرش الٰہی کو ہلا رہے تھے۔آج میرا زندہ رہنا ان مخلصین کی دعاؤں کے نتیجہ میں ہی ہے۔اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔آمین۔

علاج سے فارغ ہو کر ہندوستان لوٹنے تک ہم جماعت احمدیہ پورٹ لینڈ کے مہمان رہے۔ڈاکٹر صاحب اور محترم صدر صاحب اسی طرح تمام احباب جماعت ہماری ضرورتوں کا بہت خیال رکھتے تھے۔خواتین ہماری پسند کا کھانا بنانے میں بہت زیادہ دلچسپی سے خدمات بجالاتیں۔اس جماعت کے کمانے والے صرف تیس ممبران کا لازمی چندہ سوا کروڑ ڈالر ہے۔جبکہ دیگر طوعی چندے اس کے علاوہ ہیں۔

چودہ دن تک ہم ہسپتال میں رہے۔ان میں سات دن کے فیس میں سے چودہ ہزار ڈالر محترم ڈاکٹر صاحب کے اثر ورسوخ کی وجہ سے ہسپتال والوں نے رعایت کی۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب محسنوں کو اپنے بے شمار فضلوں سے نوازے۔آمین۔

وہ خدا جو انسان کی رگ جان سے بھی زیادہ قریب ہے اپنے مخلص بندوں کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخشتا ہے۔میری زندگی میرے مخلص احباب کی پر خلوص دعاؤں کے طفیل ہے۔خاصکر محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور مکرم بشیر احمد صاحب آف حیدر آباد کا بھی تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔مکرم ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب اور ان کی اہلیہ صاحبہ اور قادیان کے درویشان کرام اور کیرلہ کے مخلص احباب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔آمین۔

درخواست دعا

مکرم سیفر خان صاحب کی اہلیہ ذکیہ خاتون اور لڑکے سلام خان کی صحت وسلامتی لمبی عمر اور دینی دنیاوی ترقی ،بچوں کے روشن مستقبل کیلئے نیز بہتر روزگار ملنے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔اعانت بدر-/200

(غلام حیدر خان معلم وقف جدید تالبرکوٹ)

احمدی ڈاکٹرز توجہ فرمائیں!

مجلس نصرت جہاں سکیم کے تحت بیرونی ممالک بالخصوص افریقہ میں احمدی مرد ڈاکٹرز اور لیڈی ڈاکٹرز کی ضرورت ہے۔لہٰذا احمدی ڈاکٹر صاحبان جو کم از کم M.B.B.S یا B.D.S کی ڈگری رکھتے ہوں وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی سکیم مجلس نصرت جہاں کے تحت خود کو خدمت خلق کے جذبہ کے تحت پیش کریں۔

اپنی درخواستیں صوبائی امراء کرام کے توسط سے نظارت علیا کو بھجوائیں۔(ناظر اعلیٰ قادیان)

شریف جیولرز

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران - حاجی شریف احمد

اقصیٰ روڈ ربوہ - پاکستان

فون دوکان 0092-4524-212515

رہائش 0092-4524-212300

KASHMIR JEWELLERS
کشمیر جیولرز
Mfrs& Suppliers of:
GOLD & DIAMOND JEWELLERY
Speciality:
Alisallah Rings and Lockets
Main Bazar Qadian (Punjab)
(S) 01872-21672 (R) 20260 Fax: 20063
FIRMA JEWELLERY (Pvt.Ltd)
107 Serangoon Road, Singapoor-218012
Tel : 62953003, Fax : 62244449

سیمنٹ کیسے تیار کیا جاتا ھے

مکرم پروفیسر طاہر احمد نسیم صاحب

سیمنٹ کی بوریوں پر عام طور سے لفظ PORTLAND CEMENT لکھا ہوتا ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ پورٹ لینڈ دراصل برطانیہ کے جنوبی ساحل پر واقع ایک جزیرہ نما کا نام ہے جہاں سے وافر مقدار میں پتھر نکالا جاتا ہے۔ جب پہلے پہل سیمنٹ تیار کیا گیا تو اس کا رنگ پورٹ لینڈ سے نکالے جانے والے پتھر سے ہو بہو ملتا تھا۔ بس اسی وجہ اس سیمنٹ کا نام پورٹ لینڈ پڑ گیا۔ ورنہ سیمنٹ کی مختلف اقسام نہیں ہوتیں۔ سفید سیمنٹ اور چیز ہے کالا سیمنٹ جس فیکٹری کا بھی بنا ہوگا اس کا فارمولا اور اجزاء وہی ہوں گے جو دوسری فیکٹریوں کی سیمنٹ کے ہیں اس لئے سب فیکٹریوں کے کالے سیمنٹ کو پورٹ لینڈ سیمنٹ ہی کہا جاتا ہے۔

سیمنٹ کے اجزاء:

سیمنٹ میں 60 فیصد چونا، 25 فیصد خاص قسم کی ریت یعنی سلیکا اور 5 فیصد پھٹکڑی ہوتی ہے۔ باقی کا 10 فیصد حصہ آئرن آکسائڈ اور جپسم پر مشتمل ہوتا ہے۔ جپسم کا اصل کام سیمنٹ کے MORTAR یعنی مصالحہ کے خشک ہو کر مضبوطی سے پکڑنے کے وقت کا تعین ہے۔ چونا عام طور پر چونے کے پتھر، سیپیوں، چاک اور ایک خاص قسم کی مٹی جسے MARL کہا جاتا ہے حاصل ہوتا ہے جبکہ سلیکا اور پھٹکڑی ایک خاص قسم کے سلیٹ کے پتھر اور بڑی بڑی بھٹیوں کے فضلے کے طور پر پیدا ہونے والی راکھ سے لئے جاتے ہیں۔ آئرن آکسائڈ لوہے کی قدرتی شکل میں موجود معدن سے حاصل کیا جاتا ہے۔ اکثر سیمنٹ کی فیکٹریاں چونے کے پتھر نکلنے والی جگہوں کے قریب لگائی جاتی ہیں یا پھر ایسی مٹی اور خام مال کے قریب جو سیمنٹ بنانے میں بنیادی جزو کے طور پر کام آتی ہے کیونکہ خام مال فیکٹری تک پہنچانا بہت بڑا کام ہے جس کیلئے ریل کی پٹری، ٹرک اور بڑے بڑے Converter Belts درکار ہیں۔ لہذا فیکٹری جتنی زیادہ خام مال جس میں سے نمبر ایک چونا اور نمبر دو سلیکا ہے کے قریب ہوگی اتنا ہی محنت اور سرمائے کی بچت ہوگی۔ سیمنٹ بننے کا عمل تین مراحل پر مشتمل ہے:

1- پتھر کے بڑے بڑے ٹکڑوں کو چھوٹے ٹکڑوں میں توڑنا اور پیسنا۔

2- جلانا

3- باریک پیسنا

پتھر کو توڑنا:

پہاڑ سے کاٹے ہوئے بیسیوں من وزن کے بڑے چونے کے پتھر کے ٹکڑے ٹرکوں اور ٹرالیوں کی مدد سے اس مشین میں ڈال دئے جاتے ہیں۔ جسے PRIMARY CRUSHER کہا جاتا ہے۔ یہ مشین ان پتھر کی سلوں کو کوئی آدھ آدھ کلوگرام کے وزن کے ٹکڑوں کی شکل میں توڑ دیتی ہے۔ یہاں سے یہ ٹکڑے دوسری مشین کے اندر جاتے ہیں جسکو SECONDRY CRUSHER کہا جاتا ہے جو انکو پون انچ مکعب کے سائز کے کر دیتی ہے۔ اس سٹیج پر ان ٹکڑوں میں باقی تمام اجزاء بھی ملا دئے جاتے ہیں جو پورٹ لینڈ سیمنٹ کے فارمولا کے مطابق درکار ہیں اور پھر اس تمام مرکب کو ایک تیسری مشین میں ڈالا جاتا ہے جسے BALL MILLS اور ایک قسم کو TUBE MILLS کہا جاتا ہے جو اسے آٹے کی طرح باریک ذرات میں پیس دیتی ہے۔ اس پیسنے کے عمل کو دو طریقوں سے کیا جا سکتا ہے۔ یا تو اسے خشک صورت میں آٹے کی طرح پیس لیا جاتا ہے اور یا پیسنے کے دوران اس میں پانی ملایا جاتا ہے جس سے وہ گاڑھا سا محلول بن جاتا ہے جسے SLURRY کہا جاتا ہے۔

جلانے کا عمل:

پسے ہوئے آٹے کی طرح کے یا گاڑھے محلول کے مصالحہ کو اینٹیں پکانے والے بھٹہ کی طرح کی ایک بہت بڑی مشین میں ڈالا جاتا ہے جسے KILN کہا جاتا ہے صنعتی دنیا میں حرکت کرنے والی مشینری میں یہ سب سے بڑی مشین ہے جو 750 فٹ لمبی اور 25 فٹ قطر کی سٹیل کی بنی ہوئی گول شکل کی ایک بھٹی ہے جس کے چاروں طرف سے حرارت پہنچنے کا سامان کیا گیا ہے۔ یہ ایک چکر فی منٹ کے حساب سے گھومتا ہے۔ اس بھٹی کا ایک سرا دوسرے سرے سے اونچا ہوتا ہے۔ مصالحہ کو اس بھٹی میں اونچے سرے کی طرف ڈالا جاتا ہے اور بھٹی کے گردش کرنے کے عمل سے وہ آہستہ آہستہ دوسرے سرے کی طرف حرکت کرتا جاتا ہے۔ ایک سرے سے دوسرے سرے تک پہنچنے میں اسے چار گھنٹہ کا عرصہ لگتا ہے۔ بھٹی کے نچلے سرے کے نیچے تیل یا گیس یا کوئلہ جلا کر اسے حرارت دی جاتی ہے یہاں تک کہ اس کا اندورنی درجہ حرارت 1600 درجے سنٹی گریڈ تک جا پہنچتا ہے جو سٹیل مل کے درجہ حرارت کے برابر ہے۔ اس شدید حرارت سے پک کر مصالحہ چھوٹی چھوٹی گولیوں کی شکل اختیار کر جاتا ہے۔ جنہیں KLINKER کہا جاتا ہے۔

باریک پیسنے کا عمل:

بھٹی سے نکلے ہوئے CLINKER کو بڑے بڑے پنکھے ٹھنڈا کرتے ہیں جس کے بعد اسے بال یا ٹیوب ملز میں باریک پیسا جاتا ہے ان چکیوں میں ہزاروں کی تعداد میں سٹیل سے بنی ہوئی گولیاں انتہائی تیزی سے گھومتی ہیں جو اس مصالحہ کو آٹے سے بہت زیادہ باریک کر دیتی ہیں۔ اس مرحلہ پر اس میں اگر جپسم کا اضافہ کر دیا جائے تو اگرچہ سیمنٹ کی قیمت کچھ بڑھ جاتی ہے لیکن شور اور کلر والے علاقوں کیلئے وہ انتہائی مفید بن جاتا ہے اور عمارت کو کلر سے محفوظ کر دیتا ہے۔

ہو گیا آنکھوں میں جل تھل پھر ترے جانے کے بعد
پھر ہوا دل میرا بے کل تری یاد آنے کے بعد
پاس تھے تو دور جانے کا کبھی سوچا نہ تھا
ہجر کا صدمہ ہمارے دل نے تو دیکھا نہ تھا
اب جدائی کی یہ گھڑیاں ہو رہی ہیں کیوں دراز
فاصلے گھٹتے نہیں ہیں کون سا ہے اس میں راز
وصل کی گھڑیاں نہ جانے ہوں گی بھی اپنے نصیب
آپ گر آتے نہیں مجھ کو بلا لیجے قریب
یوں جدائی سے محبت کم نہیں ہوتی کبھی
دید کی جو منتظر ہو آنکھ ہے سوتی کبھی ؟
میرے ہمدم میرے ساجن بس یہی ہے آرزو
طالبِ دیدار ہوں دل میں یہی ہے جستجو
مرغِ بسمل کی طرح تڑپے ہے دل دیدار کو
زندگی میں دیکھ پاؤں گا کبھی دلدار کو
بن ترے اے جانِ من اب چین دِل ملتا نہیں
بے سکونی بے قراری ہے سنبھلتا ہی نہیں
ہاں اگر وہ پھیر دے دن اُس کی ہو نظر کرم
میں در جاناں پہ جاؤں دور ہوں رنج والم
غیر ممکن کو بدل سکتا ہے ممکن میں خدا
اس پہ ہے امید سُن لے گا وہ میری التجاء
جلوۂ حسنِ رخِ زیبا مجھے مل جائے گا
آج پژمردہ ہے میرا دل وہ کل کھل جائے گا

(خلیق بن فائق گورداسپوری)

دُعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی | اسد محمود بانی
BANI
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908 - 1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072
کلکتہ
SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236- 2096, 236 -4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

ہماچل کے مشہور شہر چمبہ میں

محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان کی تقریر

مورخہ 02-8-4 کو جناب وجے کمار چوپڑہ چیف ایڈیٹر ہند سماچار گروپ کی طرف سے چمبہ کے دیانند ہال میں ایک تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں ہند سماچار گروپ کی طرف سے قائم کئے گئے شہید پریوار فنڈ میں سے ان 38 بیواؤں کو جن کے شوہر 1998ء میں چمبہ میں ہی بعض نامعلوم شدت پسند افراد کی طرف سے قتل کئے گئے، شہید پریوار فنڈ میں سے ریلیف تقسیم کرنے کا بھی پروگرام تھا۔ چنانچہ اس اجتماع میں جناب وجے کمار چوپڑہ کی طرف سے خاص طور پر جماعت احمدیہ کی طرف سے اسلام اور احمدیت کی نمائندگی میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان کو خصوصی طور پر شمولیت کی دعوت دی گئی۔ اس پروگرام میں محترم صاحبزادہ صاحب کے علاوہ محترم جناب پریم کمار دھومل چیف منسٹر ہماچل اور کئی منسٹر صاحبان ہماچل پردیش نے شرکت کی۔ اور حاضرین کو خطاب کیا۔ اپنی تقریر میں محترم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان نے فرمایا کہ سب سے پہلا دھرم انسانیت ہے اور مخلوق خدا سے ہمدردی ہی اصل دھرم ہے۔ آپ نے اس نیک کام پر جناب وجے کمار چوپڑہ جی کی تعریف کی۔ آپ نے اپنی مختصر سی تقریر میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کے حوالہ سے اسلام کی سنہری تعلیم کو حاضرین کے سامنے پیش کیا۔ آپ کی تقریر بے حد پسند کی گئی۔ بعد کے مقررین نے اور بالخصوص سماج کلیان بورڈ کی پردھان محترمہ مالویکہ پٹھانیہ جی نے کئی بار آپ کی تقریر کا حوالہ دے کر آپ کی تقریر کو سراہا۔ موصوفہ نے یہاں تک فرمایا کہ جس پروگرام میں حضرت مرزا صاحب جیسی شخصیتیں شامل ہو جائیں وہ پروگرام بے حد مبارک ہے۔ جلسہ کے بعد محترم چیف منسٹر صاحب اور محترم صاحبزادہ صاحب نے بیوگان میں ریلیف تقسیم کی۔ اس پروگرام کے معاً بعد محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے محترم چیف منسٹر صاحب ہماچل پردیش، محترم وجے کمار چوپڑہ صاحب چیف ایڈیٹر ہند سماچار گروپ اور محترمہ مالویکہ پٹھانیہ جی (جو ہماچل کے راجہ خاندان سے تعلق رکھتی ہیں اور جن سے جماعت کے اور بالخصوص محترم صاحبزادہ صاحب کے گہرے گھریلو تعلقات ہیں) کو تحائف پیش کئے گئے۔ جو انہوں نے بے حد خوشی سے قبول کئے اور شکریہ ادا کیا۔

محترم صاحبزادہ صاحب کی چمبہ میں آمد کی خبر سن کر گرد ونواح کی کئی جماعتوں کے صدر صاحبان اور بعض مبلغین ومعلمین کرام بھی چمبہ پہنچ گئے۔ اور جلسہ میں شرکت کی۔ محترم ناظر صاحب اعلیٰ نے جلسہ کے بعد ان نومبائعین سے ملاقات کی اور گروپ فوٹو بھی لی گئی۔ بعد ازاں آنمحترم چمبہ شہر ہی کے ایک نو احمدی دوست محترم جاوید مرزا کے گھر تشریف لے گئے جہاں پر بچوں سے ملاقات کی اور اجتماعی دعا کروائی۔ (تنویر احمد خادم نگران پنجاب وہماچل)

واقفین نو صوبہ کشمیر کا دوسرا سالانہ اجتماع

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے امسال صوبہ کشمیر کے واقفین نو کا دوسرا سالانہ اجتماع مورخہ 21 جولائی 2002 ساڑھے نو بجے مسجد نور جدید ناصر آباد کشمیر میں منعقد ہوا۔ صوبہ بھر سے آئے ہوئے سات سال کے اوپر کے 45 واقفین نو بچوں نے مع انکے والدین وسیکرٹری صاحبان وقف نو شرکت کی۔ بچوں نے مختلف علمی وورزشی مقابلوں میں حصہ لیا۔ اختتامی تقریب زیر صدارت مکرم محمد نسیم خان صاحب نیشنل سیکرٹری وقف نو بھارت وصدر مجلس خدام الاحمدیہ منعقد ہوئی جس کا آغاز عزیزم ارشد احمد ڈار واقف نو کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ نظم خوانی کے بعد خاکسار نے تعارفی تقریر کی جس میں خاکسار نے صوبہ کی سالانہ کارکردگی کا ذکر کیا۔ اس کے بعد محترم عبد الرشید صاحب ضیاء نگران مالی امور صوبہ کشمیر نے واقفین نو بچے اور والدین کی ذمہ داریوں پر روشنی ڈالی۔ بعدہٗ مکرم اسماعیل طاہر صاحب انچارج دفتر وقف نو نے واقفین پر آئندہ پڑنے والی ذمہ داریاں اور انکا مستقبل کے عنوان پر تقریر کی۔ آخر میں صدر جلسہ نے وقف نو بچوں کی جسمانی وروحانی اور اخلاقی پرورش پر زور دیا۔ دعا کے ساتھ یہ بابرکت جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اور بعد میں بچوں میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔ آمین۔ (محمد رمضان شارق صوبائی سیکرٹری وقف نو کشمیر)

بھدرواہ میں خدام الاحمدیہ کا تربیتی اجلاس

مورخہ 02-6-25 کو مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ بھدرواہ کا ایک خصوصی تربیتی اجلاس رکھا گیا۔ اجلاس کی صدارت مکرم مولانا بشارت احمد صاحب بشیر (پونچھ) نے کی۔ تلاوت عزیزم ظہیر الدین صاحب قادر نے کی۔ عہد خدام واطفال خاکسار نے دہرایا۔ نظم عزیزم نوید احمد میر نے پڑھی۔ بعدہٗ مکرم گوہر حفیظ صاحب فانی قائد مجلس جموں نے تقریر کی۔ مکرم الیاس صاحب اڑیسہ کی نظم کے بعد صدارتی خطاب ہوا۔ اس کے بعد تمام خدام واطفال میں مقامی سالانہ اجتماع کی سندات اور انعامات تقسیم کئے گئے۔ اس موقعہ پر خدام واطفال کے علاوہ بزرگان نے بھی شرکت کی۔ (جوہر حفیظ فانی بھدرواہ)

اعلان دعا

خاکسار کی اور بچوں کی صحت وسلامتی کیلئے اور عدالت کے کیس کی کامیابی کیلئے قارئین بدر سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ (زینب بیگم اہلیہ میر احمد اشرف مرحوم جڑ چلہ)

خدام الاحمدیہ کے تحت حویلی گارڈن گنڈی پیٹ حیدرآباد میں

جلسہ سیرت النبی ﷺ

مورخہ 02-5-25 بروز اتوار حویلی گارڈن گنڈی پیٹ حیدرآباد میں خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام جلسہ منعقد کیا گیا۔ انصار، خدام، اطفال، لجنہ، ناصرات سبھی بسوں اور اپنی گاڑیوں میں آئے۔ جلسہ کے انتظامات کئی روز قبل ہی شروع ہو گئے تھے۔ جن سے حاضرین نے استفادہ کیا علمی اور ورزشی مقابلہ جات بھی ہوئے جس میں خدام اطفال لجنہ وناصرات نے حصہ لیا۔

جلسہ کا آغاز حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان کی زیر صدارت ہوا۔ مکرم عبد اللہ بدر صاحب نے تلاوت قرآن کریم معہ ترجمہ کی۔ عہد نامہ خاکسار (محمد عظمت اللہ) صوبائی قائد خدام الاحمدیہ آندھرا پردیش نے دہرایا۔ نظم مکرم قدیر احمد صاحب آف چنتہ کنٹہ کی ہوئی۔ اس جلسہ میں دو تقاریر ہوئیں۔ تقریر اول مکرم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب امیر جماعت احمدیہ سکندرآباد کی ہوئی۔ ناصرات کی بچیوں نے ترانہ پیش کیا۔ دوسری تقریر مکرم مولوی محمد کلیم خان صاحب مبلغ سلسلہ حیدرآباد کی بعنوان ''آنحضرت ﷺ کے عورتوں پر احسانات'' ہوئی۔ دونوں ہی تقاریر بہت عمدہ تھیں۔

خاکسار نے تمام حاضرین جلسہ کا شکریہ ادا کیا۔ آخر میں صدر جلسہ حضرت میاں صاحب نے بہت ہی احسن طریق پر پوری جماعت کو آنحضرت ﷺ کی زندگی کے حوالہ سے نصائح کیں۔

اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے۔ (محمد عظمت اللہ قائد خدام الاحمدیہ آندھرا پردیش)

جڑ چلہ میں جلسہ سیرت النبی ﷺ

16 جون کو شام پانچ بجے زیر صدارت حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان احمدیہ مسجد جڑ چلہ کے احاطہ میں جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد کیا گیا۔ اس مبارک جلسہ میں محترم صوبائی امیر صاحب آندھرا پردیش اور امیر صاحب جماعت احمدیہ حیدرآباد اور حیدرآباد سے کثیر تعداد میں خدام واطفال نے شرکت کی۔

تلاوت ونظم کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نبی کریم ﷺ سے عشق کے عنوان پر مکرم غلام عاصم الدین صاحب نے تقریر کی۔ مکرم صمد احمد غوری صاحب نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے نور کامل اور قوت قدسیہ کے تاثرات پر تقریر کی۔ مکرم مبشر احمد صاحب نے حضرت محمد ﷺ کا دشمنوں سے سلوک کے عنوان پر، مکرم مولوی مبشر احمد صاحب عامل نے بعنوان آنحضرت ﷺ بحیثیت داعی الی اللہ، مکرم شیخ ابراہیم صاحب نے بزبان تیلگو آنحضرت ﷺ کے اسوہ حسنہ پر سیر حاصل تقریر کی۔ بعدہٗ مکرم مولوی محمد کلیم خان صاحب مبلغ سلسلہ حیدرآباد نے تقریر بعنوان ''آنحضرت ﷺ کے ذریعہ عالمی اخوت کا قیام'' تقریر فرمائی۔ آخر پر حضرت صاحبزادہ صاحب مدظلہٗ نے نہایت روح پرور خطاب فرمایا۔ سردار دو جہاں ﷺ کی سیرت پر پر کیف روشنی ڈالی۔ اور فرمایا کہ حضور کی سیرت کا ہر لمحہ مسلمانوں کیلئے آئینہ ہے۔ صدارتی تقریر کے بعد مکرم محمد صادق صاحب نے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

تقاریر کے دوران مکرم فراست حسین صاحب مکرم مظہر احمد صاحب اور مکرم میر فاروق صاحب نے نعتیہ نظمیں خوش الحانی سے سنائیں۔ آخر میں ''سلام بحضور خیر الانام'' ناصرات الاحمدیہ کی بچیوں نے پڑھا۔

جلسہ کے اختتام پر حاضرین کی تناول طعام سے تواضع کی گئی۔ (سید افتخار حسین صدر جماعت جڑ چلہ)

خدام الاحمدیہ کے تحت چک ڈیسنڈ میں جلسہ سیرت النبی ﷺ

مجلس خدام الاحمدیہ چک ڈیسنڈ صوبہ کشمیر کے زیر اہتمام مورخہ 30 جون 2002ء کو ایک روزہ صوبائی سطح پر جلسہ سیرت النبی ﷺ منانے کی سعادت ملی۔ اللہ کے فضل وکرم سے صوبہ کشمیر کی تمام جماعتوں نیز نومبائعین اور غیر از جماعت احباب نے بھی اس عظیم الشان جلسہ سیرۃ النبیؐ میں شمولیت کی۔

مورخہ 30 جون 2002 کو صبح 11 بجے مکرم امیر صاحب صوبائی کشمیر کی زیر صدارت اجلاس کی کاروائی عمل میں آئی۔ خاکسار نے تلاوت کی۔ سید عبد الشکور قائد مجلس خدام الاحمدیہ کوریل نے خادم کا عہد دہرایا۔ مکرم شیخ تسلیم احمد صاحب نے نظم پڑھ کر سنائی۔ بعدہٗ مولانا غلام نبی صاحب نیاز رئیس التبلیغ ومشن انچارج سرینگر، مکرم مولوی عبد الرشید صاحب ضیاء نگران مالی امور کشمیر نے تقریر کی۔ بعدہٗ صدر جلسہ نے خطاب فرمایا اور دعا کے ساتھ افتتاحی اجلاس برخاست کیا۔ اس کے بعد مہمانان کرام نے ظہر وعصر کی نماز جمع کر کے کھانا تناول فرمایا۔ اور دوسرے اجلاس کی کاروائی شروع کی گئی۔

دوپہر ٹھیک 2:30 بجے مکرم سید وسیم احمد صاحب قائد علاقائی کشمیر کی صدارت میں اختتامی اجلاس ہوا۔ مولوی شیخ طارق احمد صاحب معلم سلسلہ اندورہ نے قرآن حکیم کی تلاوت کی مکرم قریشی خالد محمود صاحب نے نظم پڑھ کر سنائی۔ بعدہٗ مکرم مولانا عبد الرحیم صاحب فاضل مکرم شیخ عبد الغفار صاحب نے تقریر کی۔ عزیزہ فرحت رسول صاحبہ نے خوش الحانی کے ساتھ مختصر نظم پڑھ کر سنائی۔ تیسری تقریر مولوی سید امداد علی صاحب خادم سلسلہ نے کی۔ راجا عرفان احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے مہمانان کرام کا شکریہ ادا کیا۔ اور آخر پر مکرم صدر صاحب جلسہ نے اختتامی تقریر فرما کر دعا کے ساتھ اجلاس کو اختتام تک پہنچایا۔ (محمد مقبول حامد خادم سلسلہ چک ڈیسنڈ)

لٹوکیلا (Lutukila) تنزانیہ میں

نئی احمدیہ مسجد اور نئے گاؤں "ربوہ" کا افتتاح

(رپورٹ: اکرام اللہ شاکر جوئیہ مبلغ سلسلہ تنزانیہ)

لٹوکیلا (Lutukila) تنزانیہ کے جنوبی علاقے کے سرحدی صوبہ رووما (Ruvuma) میں دارالسلام سونگیا روڈ پر واقع ہے۔ یہ ایک خوبصورت سرسبز پہاڑی علاقہ ہے۔ یہاں تین سال قبل معلمین کی تبلیغی کوششوں سے شیخ قاسم اور شیخ جعفر جنہوں نے تحقیق کے بعد شرح صدر سے احمدیت قبول کی جس کے نتیجہ میں نہ صرف اس گاؤں میں بلکہ اردگرد کے علاقہ میں بھی احمدیت کا نفوذ ہوا۔

گاؤں کی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے مکرم امیر و مشنری انچارج تنزانیہ نے یہاں مسجد تعمیر کرنے کی ہدایت فرمائی۔ نیز آپ نے احباب جماعت کی خواہش پر جماعتی رقبہ پر نئے گاؤں "ربوہ" کی تعمیر کی اجازت بھی دے دی۔ چنانچہ گاؤں میں کنواں اور مسجد اور احمدی گھرانے آباد کرنے کا پروگرام بنایا گیا۔ جس کا سنگ بنیاد امیر صاحب نے رکھا۔

مسجد اور گاؤں کا افتتاح

محترم امیر صاحب نے ۱۲ مارچ ۲۰۰۲ء کا دن افتتاح کے لئے مقرر کیا۔ اور اپنی نمائندگی میں محترم بکری عبیدی کلوٹا صاحب ریجنل مشنری عروشہ کو بھیجا۔

۱۳ مارچ ۲۰۰۲ء کو سونگیا (ریجنل ہیڈ کوارٹر) سے ایک وفد جس میں مکرم بکر عبیدی صاحب، خاکسار اکرام اللہ شاہد، معلم حسن مروپے اور معلم راشدی صاحب شامل تھے جب ربوہ (Lutukia) پہنچا تو اہل ربوہ نے اَھْلًا وَّسَھْلًا وَّمَرْحَبًا، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور اسلام احمدیت زندہ باد کے نعروں سے اس وفد کا استقبال کیا۔ نئے احمدیوں کی زبان سے یہ کلمات ایک روح پرور سماں پیدا کر رہے تھے۔

مسجد کے وسیع صحن میں سایہ دار درختوں کے نیچے اس افتتاحی تقریب کے لئے انتظام کیا گیا جہاں آس پاس کے دیہات کے احمدی نو مبایعین بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔

باقاعدہ رسمی افتتاح سے قبل ایک احمدی مخلص دوست مکرم علی منڈابا صاحب نے مسجد کے لئے ایک قالین تحفۃً پیش کیا۔ بعد ازاں اس افتتاح کی خوشی میں شیرینی تقسیم کی گئی اور ایک جلسہ منعقد ہوا۔

تلاوت و نظم کے بعد معلم حسن مروپے صاحب نے تقریر کی۔ شیخ جعفر نے اپنے استقبالیہ میں جماعت احمدیہ عالمگیر اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ اور امیر و مشنری انچارج تنزانیہ اور مبلغین کا شکریہ ادا کیا کہ آج ہمارے گاؤں میں احمدیہ مسجد کا افتتاح ہو رہا ہے۔ اس کے بعد خاکسار نے احباب کو نئی مسجد اور گاؤں ربوہ کی آبادکاری پر مبارکباد دی۔ اسی طرح قبول احمدیت کے بعد ان کی ذمہ داریوں کا احساس دلایا۔ نیز مسجد کو آباد رکھنے کی تلقین کی۔ آخر پر مکرم بکر عبیدی صاحب نے تربیتی موضوع پر تقریر کی اور احباب کو مبارکبادی اور دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔

یہ علاقہ سرسبز پہاڑیوں کے دامن میں واقع ہے۔ یہاں پر جو بھی لوگ آکر آباد ہو رہے ہیں وہ سب بفضلہ تعالیٰ احمدی ہیں۔ کچھ معاندین احمدیت نے ہمارے روحانی مرکز "ربوہ" پاکستان کا نام سرکاری طور پر تبدیل کروایا تو ہم نے سوچا کہ عیسائیت کے اس علاقہ میں اسلام کی جو شمع روشن ہوئی ہے اس کا نام ہم اپنے روحانی مرکز ربوہ پر رکھتے ہیں تا کہ ربوہ کی طرح یہ بھی پھلے پھولے اور دن دوگنی رات چوگنی ترقی کرے۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مسجد اور گاؤں کی تعمیر کو اس علاقہ میں اسلام و احمدیت کی فتح کا موجب بنائے اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے مخلص اور عبادتگزار بندوں سے آباد رہے۔ آمین

مانچسٹر میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد

(رپورٹ: عبد الحفیظ شاھد۔ مبلغ سلسلہ مانچسٹر)

جماعت احمدیہ مانچسٹر کے زیر اہتمام مورخہ ۵/ مئی ۲۰۰۲ء دارالامان میں جلسہ سیرت النبیؐ کا انعقاد ہوا۔ موجودہ حالات کے تناظر میں آنحضرت ﷺ کی ذات بابرکات اور امن کے حوالہ سے موضوع "Mohammad(s.a.w.) Messenger of Peace" تجویز کیا گیا۔

اس جلسہ میں انسان کامل کے موضوع پر محترم ڈاکٹر جلیل میاں صاحب نے قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں بیان کیا کہ کس طرح خدا تعالیٰ نے آپ کی ذات اقدس میں تمام اعلیٰ انسانی قدروں اور صلاحیتوں کو تکمیل تک پہنچایا۔

مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب نے "آنحضرت ﷺ بحیثیت امن کا شہزادہ" موضوع اختیار کرتے ہوئے اپنے خطاب میں نہایت مدلل انداز میں آپ کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے واقعات کی صورت میں اس موضوع کو بیان کیا۔

آپؐ نے غیر مسلموں اور دوسرے لوگوں کے حقوق دلوا کر ان کے لئے امن قائم کیا۔ اسی طرح امانتوں کے حق کو بھی خوب نبھایا۔ باوجود سخت مخالفت کے لوگ آپ کو پھر بھی امن کا علمبردار گردانتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ لوگ آپؐ کے پاس اپنی قیمتی اشیاء اور مال دولت کو بطور امانت رکھ کر مطمئن ہو جاتے تھے۔ ہجرت مدینہ کے وقت بھی کسی کو آپؐ پر انگلی اٹھانے کا موقعہ نہیں ملا۔ حضرت علیؓ کے پاس تمام امانتیں رکھوا کر انہیں ان کے حقداروں تک صحیح سلامت پہنچایا۔ چنانچہ یہی وجہ تھی کہ یہ لوگ آپ کو امین کہنے پر مجبور تھے۔

آپ نے ہمیشہ جنگ میں پہل نہ کرنے کی تعلیم دی۔ محترم امام صاحب نے فرمایا کہ دنیا کی تاریخ میں کوئی ایسی مثال نہیں ملتی کہ جس نے امن قائم رکھنے کے لئے آنحضرت ﷺ سے زیادہ کوشش کی ہو۔

پروگرام کے آخر میں ایک گھنٹہ تک مجلس سوال و جواب ہوئی جس میں متفرق سوالات کئے گئے مثلاً: (۱) کیا قرآنی آیات کے نزول میں بعض دفعہ شیطانی وحی کا بھی دخل ہوا؟ (۲) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں اسلام اور قرآن کیا تعلیم دیتا ہے؟ (۳) کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے روح اللہ ہونے کا قرآن میں ذکر ہے؟ (۴) کیا مذہب کے نام پر خون بہانا جائز ہے؟

محترم امام صاحب نے بہت دلچسپ انداز میں بائبل اور قرآن سے تمام سوالات کے جوابات دیئے۔ اس پروگرام میں کل ۳۴۳ احباب و خواتین شامل ہوئے اور مہمانوں میں یکصد انگریز اور بعض دوسری قوموں کے احباب و خواتین شامل ہوئے۔

آپ کے خطوط ——— آپ کی رائے

قرآن پاک کے اندر جو ذوالقرنین کا واقعہ درج ہے ظاہر ہے زمانہ ماضی کے ذوالقرنین کا حال بتا رہا ہے اور اس میں مغرب الشمس، مطلع الشمس اور یاجوج ماجوج کے لئے سد سکندری خاص طور پر قابل غور ہے۔

فعل ماضی پر جب اذا حرف شرط داخل ہوتا ہے تو مستقبل کے معنے دیتا ہے جیسے کَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ فِیْکُمُ ابْنُ مَرْیَمَ۔ میں نزل فعل ماضی پر اذا داخل ہو کر مستقبل کے معنے دیتا ہے۔

اب سکندر ذوالقرنین سے متعلق قرآن پاک میں مذکور ہے وَاٰتَیْنٰہُ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ سَبَبًا اور ہم نے اس کو مہیا کرائے سارے اسباب۔ فَاَتْبَعَ سَبَبًا پس اس نے سبب کا سہارا لیا۔ حَتّٰی اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ۔ یہاں تک کہ جب وہ پہنچے گا مغرب الشمس کو۔

اب سوچنے کی بات یہ ہے کہ سکندر ذوالقرنین تو گذر چکا یہاں اذا بلغ مغرب الشمس کون ہے جو مغرب الشمس کو پہنچے گا۔ اگر اس میں وہی ذوالقرنین گذرا ہوا مراد ہے تو اس کے لئے فبلغ مغرب الشمس کافی تھا فعل ماضی بلغ پر حرف اذا داخل کرنے کی کیا وجہ تھی۔

حاصل کلام یہ کہ "بلغ" فعل ماضی پر حرف "اذا" داخل کر کے یہی بتانا مقصود ہے کہ یہ ذوالقرنین ماضی کا نہیں بلکہ زمانہ مستقبل کا ہے لہذا زمانہ مستقبل کا ذوالقرنین بجز سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کے اور کوئی نہیں۔ اتنے واضح اشارات کو نہ سمجھنے کی بیّن وجہ سوائے آنکھوں اور کانوں پر پردہ پڑ جانے کے اور کیا ہے۔

پس سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" مغرب الشمس اور مطلع الشمس سے متعلق ہے اور یاجوج ماجوج کے لئے سد سکندری سے متعلق "اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ" کا الہام ہے۔ پس قرآن کو تدبر سے پڑھنا چاہیے خدا تعالیٰ سے ہدایت طلب کرنی چاہیے حقیقت کھلتی جائے گی اور اصل مقصود حاصل ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآنی مضامین سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

(محمد امین الدین معلم جماعت احمدیہ گیا۔ بہار)

دعائے مغفرت

افسوس ہمارے بزرگ مکرم جناب یٰسین خان صاحب ولد مکرم چھکو خان صاحب مرحوم کی گزشتہ مورخہ 2-6-02 بروز اتوار حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات ہو گئی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم صوم و صلوٰۃ کے پابند دینی کاموں اور اجلاسات میں باقاعدہ شرکت کر کے تقریر کیا کرتے تھے۔ مرحوم ایک لمبے عرصے تک بطور سیکرٹری تبلیغ اور بطور سیکرٹری رشتہ ناطہ جماعت احمدیہ کیرنگ خدمت بجالاتے رہے۔ علاوہ ازیں گزشتہ 20 سالوں سے بطور استاد بمنظوری نظارت تعلیم خدمت دین بجالاتے رہے۔ مرکزی نمائندگان سے بے حد محبت کرتے تھے اور عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ خوش خلقی کے پیکر تھے۔ علاوہ ازیں بے شمار حسین خصائل کے حامل تھے۔ مرحوم کی مغفرت و بلندی درجات کیلئے اور غریق رحمت ہونے کیلئے قارئین بدر سے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار شیخ ہارون رشید مبلغ سلسلہ کیرنگ)

مقالہ نویسی

تعلیمی سال 03-2002 کیلئے نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان نے انعامی مقالہ کیلئے **"اسلام بنی نوع انسان کو امن و سلامتی کا پیغام دیتا ھے"** کے عنوان کا انتخاب کیا ہے۔ مقالہ لکھنے والے امیدواران کو ہدایت دی جاتی ہے کہ وہ قرآن، احادیث شریف، روحانی خزائن اور تاریخ اسلام کے حوالہ جات کے ساتھ اپنا مضمون مرتب کریں۔ مقالہ میں اول اور دوم آنے والے مقالہ نگاروں کو -/3500 اور -/1500 کا انعام علی الترتیب دیا جائیگا۔

احباب جماعت زیادہ سے زیادہ اس انعامی مقابلہ میں خود شامل ہوں اور اپنے تعلیم یافتہ بچوں کو بھی اس انعامی مقالہ میں شرکت کرنے کی تاکید کریں۔ ارشاد ربانی رب زدنی علما کے مطابق ہر مسلمان کو تحصیل علم کیلئے ہر وقت کوشش کرنے کا حکم ہے جسکی ہمیں تعمیل کرنی چاہئے۔

موجودہ زمانہ میں اسلام کا پیغام پہنچانے کیلئے ہمیں اپنے علمی معیار کو بہت بلند کرنے کی ضرورت ہے تا کہ اسلامی تعلیمات کو اخبارات اور رسائل میں شائع کرکے اسلام کی امن پسند تعلیم کو دنیا کے سامنے پیش کیا جائے۔ مقالہ کی شرائط درج ذیل ہیں:

☆ مضمون کم از کم 10000 دس ہزار الفاظ پر مشتمل ہوگا جو بزبان انگریزی، عربی، اردو، ہندی اور بنگالی میں لکھا جاسکتا ہے۔

☆ مضمون میں حوالہ جات مستند ہوں۔

☆ مقالہ خوشخط صفحہ کے 2/3 حصہ میں ہو۔

☆ مقالہ نظارت تعلیم میں بھجوانے کے بعد اسکی واپسی کا مطالبہ قابل قبول نہ ہوگا۔

☆ مقالہ کے جملہ حقوق نظارت کے حق میں محفوظ ہوں گے۔ کسی مقالہ نویس کو اسکی از خود اشاعت کی اجازت نہ ہوگی۔

☆ مقالہ میں حصہ لینے کیلئے کسی عمر کی قید نہیں رکھی گئی ہے۔

مقالہ مورخہ 15-1-2003 تک نظارت کو بذریعہ رجسٹری ڈاک نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام ارسال کیا جائے۔

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

تعزیتی جلسہ

محترم صبغۃ اللہ صاحب کی وفات پر جماعت احمدیہ بنگلور میں ایک جلسہ 02-06-14 کو رکھا گیا۔ جلسہ کی صدارت مکرم محمد شفیع اللہ صاحب امیر صوبائی و مقامی نے فرمائی۔ مکرم سید ثناء اللہ صاحب کی تلاوت کے بعد مکرم مولوی مقصود احمد صاحب بھٹی نے جماعت احمدیہ بنگلور کی قرارداد تعزیت پڑھ کر سنائی اور مختصر سے الفاظ میں مرحوم کی زندگی پر اپنے خیالات کا اظہار کیا کہ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے سختی سے پابند تھے۔ اپنے مکان میں وہ جملہ افراد خانہ کو ساتھ لیکر نماز باجماعت ادا کرتے رہے۔ اسطرح مرحوم ہر ضرورت مند کی مدد بھی کرتے رہے بعدہٗ صدر اجلاس نے بڑے غمگین انداز میں مرحوم کا ذکر خیر کیا۔ مرحوم محترم امیر صاحب کے بڑے بھائی تھے امیر صاحب نے اپنی زندگی کے مختلف واقعات سے مرحوم کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے خدام اور انصار سے درخواست کی کہ وہ مرحوم کی جاری کردہ قربانیوں اور خدمت دین کو اپنا شعار بنائیں۔ محترم امیر صاحب کے خطاب کے بعد خاکسار قریشی عبدالحکیم نے مرحوم کے اوصاف حمیدہ کا ذکر کیا۔

مرحوم جب بھی لندن جاتے حضور سے درخواست کر کے رضا کارانہ طور پر سلسلہ کی خدمت کرتے رہے۔ مرحوم کی وفات پر حضور نے لواحقین اور جماعت احمدیہ بنگلور کے نام تعزیتی پیغام روانہ کیا۔ خاکسار کے بعد مکرم برکات احمد سلیم صاحب نے خطاب کیا۔ آپ نے بتایا کہ مرحوم کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت سے ایک خاص لگاؤ تھا وہ اپنی زندگی میں کوئی کام نامکمل چھوڑنا نہیں چاہتے تھے۔

بعدہٗ مرحوم کے بڑے فرزند مکرم محمد عرفان احمد صاحب نے بھی خطاب کیا۔ آپ نے بتایا کہ حضور انور نے محترم عرفان صاحب سے کہا کہ وہ مرحوم کے خاندان کے ہر فرد بشر تک میرا تعزیتی پیغام سنا دیں۔ اور جماعت بنگلور کے احباب کو بھی میرا تعزیتی پیغام دیں۔ اس طرح آنحترم نے مقررین کا شکریہ ادا کیا۔

جلسہ اجتماعی دعا پر ختم ہوا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہیکہ وہ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے آمین جماعت احمدیہ بنگلور کی جانب سے ایک قرارداد تیار کر کے مرحوم کے لواحقین اور جملہ جماعت کو سنائی گئی۔

(قریشی عبدالحکیم سیکرٹری تعلیم وزعیم انصار اللہ بنگلور)

اعلان نکاح

مورخہ 02-7-14 کو خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیزم قمر الدین صاحب کا نکاح مکرم باسط خان صاحب ساکن باراپال گڑیداضلع بالاسور اڑیسہ کی لڑکی مکرمہ سائرہ خاتون صاحبہ کے ساتھ مبلغ 1551 روپے حق مہر پر مکرم سید انصار صاحب معلم گڑیدا نے پڑھا۔ رشتہ کے جانبین کیلئے باعث برکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(سفیر الدین خان گڑیدا اڑیسہ)

راماں میں جلسہ سیرت النبی ﷺ

جماعت احمدیہ راماں (پنجاب) نے مورخہ 02-5-25 کو ایک جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد کیا۔ جلسہ کی کاروائی ٹھیک 12:30 بجے مکرم عبدالمومن راشد صاحب انسپکٹر بیت المال آمد کی زیر صدارت تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوئی جو خاکسار نے کی۔ اس کے بعد نظم مولوی محمد بلال احمد نے پڑھی۔ بعدہٗ مکرم مولوی عبدالمومن راشد صاحب نے سیرت آنحضرت ﷺ کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد خاکسار نے بھی سیرت رسول ﷺ پر پنجابی میں روشنی ڈالی۔ اس کے بعد مکرم بلال احمد نے اسلام اور دیگر مذاہب میں آنے والے موعود کے بارہ میں درج پیشگوئی کو بیان کیا۔ جلسہ کی کاروائی دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔ جلسہ میں شرکت کرنے کیلئے گاؤں راماں کے تقریباً 40 افراد آئے۔ جن میں مرد عورتیں اور بچے بچیاں تھیں۔ دعا کے بعد حاضرین جلسہ میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

(خاکسار غلام احمد مبارک معلم وقف جدید راماں)

مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد کی مساعی

مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد کی ایک میٹنگ ۷ جون کو ہوئی جس میں جز چرلہ کے تبلیغی دورہ اور جلسہ سیرۃ النبی ﷺ کی اہمیت کیطرف خدام کو توجہ دلائی گئی ۲۸ جون کو ایک میٹنگ کی گئی جس میں مسجد مومن منزل کے سنگ بنیاد کی ڈیوٹیاں خدام کو دی گئیں۔

میٹرک پاس طلبا کی کلاسز لگائی گئیں غریب طلبا کو کتب اور کاپیاں دی گئیں۔ حضور انور کی صحت سے متعلق دعاؤں اور صدقات اور تہجد کا خصوصی اہتمام کیا گیا۔ تین حلقہ جات فلک نما، سنتوش نگر اور جلال کوچہ میں باقاعدہ ہومیو پیتھک ڈیپنسری جاری ہے۔ جلسہ یوم خلافت اور ۹ جون کو جلسہ سیرۃ النبی منعقد کیا گیا۔ خدام و اطفال کی تربیتی کلاسز جاری رہیں۔ جوبلی ہال کے پاس ہر روز بک سٹال لگتا ہے ہر اتوار کو Hollywood فٹ دڑ کے پاس بک سٹال لگایا جاتا ہے۔ خدام بڑی محنت سے ڈیوٹی دیتے ہیں۔ جز چرلہ کے جلسہ سیرت النبی میں حیدرآباد کے خدام نے چار گاڑیوں کے ذریعہ وفد کی صورت میں شرکت کی اور تمام راستہ میں لٹریچر تقسیم کیا اور تبلیغ کی۔ ماہ جون میں خدام نے تین اجتماعی وقار عمل کئے اس کے علاوہ مسجد مومن منزل کے سنگ بنیاد کیلئے کئی دن وقار عمل کیا۔ صنعت و تجارت کے تعلق سے بھی خدام کو ٹریننگ دی گئی۔

(تنویر احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ حیدر آباد)

لندن سے شائع ہونے والے پاکستانی نژاد اخبارات میں

جلسہ سالانہ برطانیہ کا چرچا

جلسہ سالانہ کے ایام ذکر الٰہی میں گزاریں، مرزا طاہر احمد

(لندن-پ ر) جماعت احمدیہ کے امام حضرت مرزا طاہر احمد نے مسجد فضل لندن میں خطبہ دیتے ہوئے جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ میں اسلام آباد ٹلفورڈ میں 26 تا 28 جولائی 2002 منعقد ہو رہا ہے، میں شریک ہونے والوں کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ وہ جلسہ سالانہ کے ایام کو ذکر الٰہی میں اور درود شریف پڑھتے ہوئے گزاریں۔ جلسہ کی برکات کو حاصل کرنے کیلئے جلسہ کی تقاریر کو خاموشی سے سنیں اور فضول گفتگو سے اجتناب کریں۔ انہوں نے اس بات کی طرف بھی توجہ دلائی کہ امن وضبط کا مظاہرہ کیا جائے اور ماحول کی صفائی کو ملحوظ رکھا جائے۔ جلسہ سالانہ کے منتظمین سے پورا تعاون کریں انہوں نے خواتین کو نصیحت کی کہ وہ پردے کا خاص اہتمام کریں چند احادیث کا تذکرہ کرتے ہوئے انہوں نے انگلستان کے احمدیوں کو نصیحت کی کہ وہ مہمانوں کی عزت و احترام کو اپنا شعار بنائیں۔ خلوص، ایثار اور قربانی کے جذبہ سے ان کی خدمت کریں۔ ہر کام کا دعا سے شروع ہونا چاہئے اور دعا پر ہی اس کا اختتام ہونا چاہئے۔ (**نوائے وقت** لندن 26 جولائی تا یکم اگست 2002ء)

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ اختتام پزیر ہوگیا

19 ہزار چار سو سے زائد لوگوں نے شرکت کی، رشید احمد

جماعت احمدیہ کا بین الاقوامی 36 واں سالانہ جلسہ ٹلفورڈ اسلام آباد میں بخیر وخوبی اختتام پزیر ہوا۔ جماعت احمدیہ کے پریس سیکرٹری رشید احمد چودھری کے مطابق جلسہ سالانہ کے آخری دن کل حاضری 19 ہزار چار سو سے زائد تھی۔ امام جماعت احمدیہ مرزا طاہر احمد نے اپنے خطبہ جمعہ میں جلسہ کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ سورہ صف میں فرماتا ہے: ''وہ چاہتے ہیں کہ اپنے منہ کی پھونکوں سے اللہ کے نور کو بجھادیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ ہر حال میں اپنے نور کو پورا کرنے والا ہے خواہ کافر اسے ناپسند کریں۔ (آیت نمبر 9) بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس میں سمجھایا گیا ہے کہ مسیح موعود 14ویں صدی میں پیدا ہوگا کیونکہ اتمام نور کیلئے چودھویں رات مقرر ہے۔ جلسہ کے دوسرے روز امام جماعت احمدیہ نے کہا کہ امسال بھی جماعت احمدیہ کو دنیا بھر میں بے شمار ترقیات نصیب ہوئیں ہیں۔ اللہ کے فضل سے 175 ممالک میں جماعت احمدیہ کا پودا لگ چکا ہے۔ اس سال پوری دنیا کے نامساعد حالات اور ان کے نتیجہ میں ہونے والی روکوں کے باوجود اللہ تعالیٰ نے ایک دفعہ پھر ہمیں ''یدخلون فی دین اللہ افواجا'' کا نظارہ دکھایا اور محض اپنے فضل سے دو کروڑ چھ لاکھ 54 ہزار سے زائد افراد سلسلہ عالیہ احمدیہ کو عطا کئے۔ امام جماعت احمدیہ نے خاص طور پر افریقی ممالک میں بینن اور گیمبیا کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ان ملکوں میں حیرت انگیز طور پر تبلیغ کے مواقع حاصل ہوئے اور ہماری کوششوں سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ نے ہمیں پھل عطا کئے۔ جس سے صاف دکھائی دیتا ہے کہ فرشتے لوگوں کے دلوں کو کھینچ کھینچ کر احمدیت کی طرف لارہے ہیں۔ قبل ازیں امام جماعت احمدیہ نے مستورات سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج میں شادی کے بعد میاں بیوی کے معاملات کے بارے میں چند نصائح آپ کو بتانا چاہتا ہوں۔ یہ وہ پاکیزہ نصائح ہیں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امت محمدیہ کو کیں اور جن پر عمل کر کے آپ اپنی زندگی کو خوشگوار بنا سکتے ہیں اور اپنے گھروں کو جنت بنا سکتے ہیں۔ رسول کریم ﷺ نے عورتوں کے ساتھ نیک سلوک کرنے کی تلقین کی ہے۔ اس لئے چاہئے کہ ہم ان کی زندگی سے سبق سیکھیں اور دیکھیں کہ رسول کریم ﷺ عورتوں کے ساتھ کیسا سلوک کرتے تھے۔ ایک حدیث کا حوالہ دیتے ہوئے امام جماعت احمدیہ نے کہا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ تم میں سے بہترین وہ ہے جو اپنی بیویوں کے ساتھ نیک سلوک کرتا ہے۔ حضرت عبدالرحمان بن عوف بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس عورت نے پانچ وقتوں کی نمازیں ادا کیں اور رمضان کے روزے رکھے اپنے آپ کو برے کاموں سے بچایا اور خاوند کی فرماں برداری کی، اس کا کہنا مانا تو اس عورت کو اختیار ہے کہ وہ جنت میں جس جگہ چاہے رہے۔ تقریر کے آخر میں انہوں نے بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ایک تحریر کا حوالہ دیا جس میں کہا گیا تھا کہ جو شخص اپنی اہلیہ اور اقارب سے نرمی کا سلوک نہیں کرتا اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں۔'' جماعت کے پریس سیکرٹری رشید احمد چودھری نے بتایا کہ جلسہ سے برطانیہ کے کئی ایک ایم پی اور میئر صاحبان نے بھی خطاب کیا نیز افریقی ممالک کے بعض وزرائے اعظموں اور برطانیہ کے وزیراعظم مسٹر ٹونی بلیئر نے خیرسگالی کے پیغامات بھجوائے۔ ممبر پارلیمنٹ ٹونی کولمین نے کہا کہ احمدیہ جماعت کے ساتھ میرے دیرینہ تعلقات ہیں۔ یہ ایک پرامن جماعت ہے۔ برطانیہ میں جماعت احمدیہ کی خدمات مسلمہ ہیں۔ انہوں نے اپنے خطاب میں ٹونی بلیئر وزیراعظم برطانیہ کا خصوصی پیغام بھی حاضرین جلسہ کو پڑھ کر سنایا جنہوں نے لکھا تھا ''میں احمدیہ مسلم کمیونٹی کو 36ویں جلسہ سالانہ پر دلی مبارکباد دیتا ہوں اور برطانیہ میں انکے مثبت کردار اور خدمات کی دل سے قدر کرتا ہوں۔ وزیراعظم برطانیہ نے کہا کہ آپ لوگوں کی مذہبی رواداری، انسانی ہمدردی کے جذبہ سے امداد اور خاندانی نظام کو مربوط بنانے کی کاروائیاں قابل ستائش ہیں۔ وزیراعظم تنزانیہ نے امام جماعت احمدیہ کے نام اپنے پیغام میں جلسہ کی مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ گزشتہ 67 سالوں سے جماعت احمدیہ ان کے ملک میں جو خدمات تعلیم اور صحت کے میدان میں کرتی آئی ہے وہ ان کی قدر کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ احمدیہ مسلم جماعت اپنی خدمات کے دائرے کو مزید وسیع کرے گی۔ گا نا کے وزیراعظم Samvel Hind نے اپنے خصوصی پیغام میں کہا کہ وہ اپنی طرف سے اور ریپبلک آف گانا کی طرف سے احمدیہ مسلم جماعت کو انکے جلسہ کے انعقاد کے موقع پر مبارکباد پیش کرتے ہیں اسی طرح پریسیڈنٹ نے بھی جلسہ کے انعقاد پر مبارکباد کا پیغام بھجوایا ان کے علاوہ جلسہ میں میئر Waleraly میئر بریڈفورڈ، لارڈ ایوبری، ممبر پارلیمنٹ John Bowis نے بھی خطاب کیا۔ جماعت احمدیہ کے پریس سیکرٹری رشید احمد چودھری کے مطابق اس سال دنیا بھر کے 74 ممالک سے نمائندوں نے جلسہ میں شرکت کی۔ جلسہ کی کاروائی بذریعہ مسلم ٹیلیویژن احمدیہ تمام دنیا میں ٹیلیکاسٹ کی گئی اور لوکل طور پر FM ریڈیو پر بھی سنی گئی۔ جلسہ کے اختتام پر مرزا طاہر احمد نے تمام عالمگیر جماعت احمدیہ، اسیران راہ مولیٰ اور شہداء کے ورثا کیلئے دعا کی تحریک کی۔

(**نوائے وقت** لندن 2-8 اگست 2002ء)

احمدی عقیدہ محبت سب سے قابل تحسین ھے۔ ایم پی ٹام کاکس

(لندن-پ ر) میرا احمدیوں کے ساتھ پرانا تعلق ہے اور یہ تعلق انشاء اللہ آئندہ بھی جاری رہے گا۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ احمدیت دنیا بھر میں سال بہ سال ترقی پذیر ہے اور ہر برعظم میں احمدی اپنے مذہبی عقائد پر قائم ہیں اور یہ عقائد بہت پیارے اور قابل عزت ہیں کیونکہ یہ مذہبی رواداری سکھاتے ہیں اور دوسروں کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھاتے ہیں۔ ٹام کاکس جماعت احمدیہ کے 36ویں جلسہ سالانہ سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ احمدی عقیدہ محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں قابل تحسین ہے۔ پاکستان میں احمدیوں پر ظلم وستم کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہم جانتے ہیں کہ بدقسمتی سے بعض ممالک میں اور خاص طور پر پاکستان میں احمدیوں پر ناروا ظلم ہو رہا ہے۔ جس کو ختم کرنے کے لئے میں اور میرے پارلیمنٹری ساتھی لندن میں مقیم پاکستانی ہائی کمشنر جو کوئی بھی ہوں اور اسلام آباد میں حکومت پر متمکن خواہ کوئی بھی ہو دباؤ ڈالتے رہے ہیں۔ کیونکہ ہم مذہبی عقائد کی وجہ سے پاکستانی عوام پر ناانصافیاں ہرگز برداشت نہیں کر سکتے اور نہ ہی آئندہ برداشت کریں گے۔ جلسہ کے حاضرین کو مخاطب کر کے انہوں نے کہا کہ جن عقائد کی بنا پر آپ پر ظلم روا رکھا جا رہا ہے۔ آپ کو ان عقائد پر فخر ہونا چاہئے انہوں نے کہا کہ آپ نے اس ملک کو بلکہ دنیا کے تمام ممالک کو جہاں احمدی نشوونما پا رہے ہیں، بہت کچھ دیا ہے انہوں نے کہا کہ مجھے یہ سن کر انتہائی خوشی ہوئی ہے کہ برطانیہ کے وزیراعظم ٹونی بلیئر نے آپ کی کاروائیوں کو سراہا ہے اور آپ کو اپنا خاص پیغام بھجوایا ہے جو اس جلسہ کے لئے جو اسلام آباد ٹلفورڈ میں ہو رہا ہے خاص طور پر لکھا گیا ہے اور جسے میرے پارلیمانی ساتھی ٹونی کولمین نے پڑھ کر آپ کو سنایا ہے۔ یاد رہے کہ برطانیہ کے وزیراعظم ٹونی بلیئر نے اپنے خصوصی پیغام میں احمدیہ مسلم کمیونٹی کو جلسہ سالانہ کے انعقاد پر مبارکباد دیتے ہوئے کہا تھا کہ جماعت احمدیہ کے خاندانی نظام کو برقرار رکھنے اور امدادی کاروائیوں سے وہ بہت متاثر ہوئے ہیں اور وہ ملک میں مسلمان اور دوسری کمیونٹیوں کی کاروائیوں کو مستقبل میں اور زیادہ دیکھنا چاہتے ہیں۔ مسٹر ٹام کاکس ممبر پارلیمنٹ (ٹوٹنگ) نے احمدیوں کو مخاطب کر کے مزید کہا کہ ہمارے درمیان کئی اقدار مشترک ہیں۔ اسلئے ہمیں مل کر کام کرنا چاہئے۔ آخر میں انہوں نے کہا کہ آپ نے مجھے کونشن میں بلا کر بہت عزت دی ہے۔ اور میں آپ سے مل کر بہت متاثر ہوا ہوں۔

(**نوائے وقت** لندن 9-15 اگست 2002ء)

جماعت احمدیہ کا 36واں سہ روزہ جلسہ سالانہ ٹلفورڈ میں شروع ہوگیا

مخالفین کی کردار کشی کے باوجود جماعت احمدیہ اسلام کا پرچم سربلند کئے ہوئے ہے۔ رشید چودھری

ہمارے ہر کام کی ابتداء اور اختتام دعا پر ہونا چاہئے۔ مرزا طاہر احمد کی تلقین

(لندن-پ ر) جماعت احمدیہ برطانیہ کا 36واں سہ روزہ جلسہ سالانہ آج 26 جولائی بعد نماز جمعہ اسلام آباد ٹلفورڈ میں شروع ہو رہا ہے۔ جس میں شرکت کیلئے ہندوستان، پاکستان، بنگلہ دیش، مڈل ایسٹ، یوروپ، امریکہ اور کینیڈا کے علاوہ کثیر تعداد میں افریقی ممالک کے نمائندے یہاں پہنچ چکے ہیں۔ افسر جلسہ سالانہ چودھری ناصر احمد کے مطابق رضا کاروں کی مختلف ٹیمیں گزشتہ دو ماہ سے پوری طرح سرگرم عمل ہیں تا کہ آنے والے مہمانوں کی رہائش، طعام اور ٹرانسپورٹ وغیرہ کا خاطر خواہ انتظام کیا جا سکے۔ اس جلسہ کی تمام کاروائی مختلف زبانوں میں رواں تراجم

کے ساتھ مسلم ٹیلیویژن احمدیہ ایم ٹی اے کی وساطت سے تمام دنیا میں نشر ہوگی۔ جماعت احمدیہ کے ترجمان رشید احمد چودھری نے بتایا ہے کہ جماعت احمدیہ دنیا بھر میں اسلامی تعلیمات کو پھیلانے میں کوشاں ہے اور قرآن مجید کے تراجم دنیا بھر کی مختلف زبانوں میں تیار کر کے قرآنی علوم کی اشاعت میں اپنی تمام تر استعداد کے مطابق سرگرم عمل ہے۔انہوں نے مخالفین کی طرف سے جماعت احمدیہ پر الزامات کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ اعتراض کہ جماعت احمدیہ جہاد کی منکر ہے درست نہیں ہے۔ جماعت احمدیہ کے نزدیک تو بغیر جہاد ایمان ہی کامل نہیں ہوتا البتہ وہ اسلام کے نام پر خوں ریزی اور فسادات اور غارت گری وغیرہ کو درست نہیں سمجھتی اور اسے جہاد قرار دینے کیلئے تیار نہیں۔ جماعت احمدیہ کے نزدیک جس جہاد کی اسلام نے اجازت دی ہے وہ یہ ہے کہ اس قوم کے خلاف جنگ کے بجائے جو جبراً مسلمانوں کو اسلام سے روگردانی کرنے کیلئے مجبور کرے لوگوں کو اسلام میں داخل ہونے سے روکے اور اس میں داخل ہونے والوں کو صرف اسلام قبول کرنے کے جرم میں قتل کرے یا اس مقصد کیلئے مسلمانوں کے ملک پر حملہ آور ہو، البتہ جہاد کبیر کیلئے ہر مسلمان کو ہر وقت سعی کرتے رہنا چاہئے یعنی قرآن مجید کے ذریعہ جہاد کرنا چاہئے تا کہ قرآنی تعلیمات کا نفوذ انسانی دلوں میں ہو۔انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ پر ایک اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ وہ ختم نبوت کی منکر ہے یہ اعتراض بھی درست نہیں۔ خود بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں ’’آنخضرت ﷺ خاتم النبین ہیں اور قرآن شریف خاتم الکتب۔اب کوئی اور کلمہ یا کوئی اور نماز نہیں ہو سکتی۔ جو کچھ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کر کے دکھایا اور جو قرآن شریف میں ہے اس کو چھوڑ کر نجات نہیں مل سکتی۔اور جو اس کو چھوڑے گا جہنم میں جائے گا۔یہ ہمارا مذہب اور ہمارا عقیدہ ہے۔(ملفوظات جلد نمبر آٹھ). جماعت احمدیہ کے نمائندے نے کہا کہ حقیقت یہ ہے کہ جماعت احمدیہ آیت خاتم النبین کی وہی تشریح کرتی ہے جو گذشتہ صلحائے امت اور علمائے ربانی حضرت مجدد الف ثانی، امام عبدالوہاب شعرانی، حضرت محی الدین ابن عربی اور مولانا محمد قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیو بند وغیرہ کرتے چلے آئے ہیں۔ایک اور اعتراض کا ذکر کرتے ہوئے رشید احمد چودھری نے کہا کہ مخالفین کی طرف سے بار بار یہ کہا جارہا ہے کہ جب احمدی کلمہ پڑھتے ہیں تو ’’محمدؐ‘‘ سے مراد انکی مرزا غلام احمد ہوتی ہے۔انہوں نے کہا یہ بھی بہت بڑا جھوٹ ہے۔بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ تو فرماتے ہیں:

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اسکا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

جماعت احمدیہ کے ترجمان نے کہا آج جماعت احمدیہ کے بعض مخالفین بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کردار کشی میں مصروف ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اصل تحریرات کا سرے سے مطالعہ ہی نہیں کیا ہے بلکہ مخالفین کی کتب میں جو غلط سلط عقائد جماعت احمدیہ کی طرف منسوب کئے گئے ہیں ان کو درست خیال کرتے ہوئے جماعت احمدیہ اور اسکے بانی پر اعتراضات شروع کر دئے ہیں اگر وہ اصل تحریرات کا مطالعہ کرتے تو ان پر واضح ہو جاتا کہ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ایک ایسی جماعت بنانا چاہتے تھے کہ جو اسلام کے تمام اصولوں کی سختی سے پابند ہو اور اعلائے کلمۃ الحق کیلئے اپنی جان و مال وقت اور عزت سب کچھ قربان کرنے کیلئے تیار ہو اور چنانچہ آج مخالفین جو مرضی کہتے رہیں جماعت احمدیہ حضرت محمد ﷺ کا پرچم دنیا کے کونے کونے میں لہرانے میں ہمہ تن مصروف ہے۔دریں اثنا جماعت احمدیہ کے امام حضرت مرزا طاہر احمد نے مسجد فضل لندن میں خطبہ دیتے ہوئے جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ میں شریک ہونے والوں کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ وہ جلسہ کے ایام کو ذکر الٰہی اور درود شریف پڑھتے ہوئے گزاریں۔ جلسہ کی برکات کو حاصل کرنے کیلئے جلسہ کی تقاریر کو خاموشی سے سنیں اور فضول گفتگو سے اجتناب کریں۔انہوں نے اس بات کی طرف بھی توجہ دلائی کہ امن وضبط کا مظاہرہ کیا جائے اور ماحول کی صفائی کو ملحوظ رکھا جائے کیونکہ صفائی ایمان کا جزو ہے۔جلسہ سالانہ کے منتظمین سے پورا تعاون کریں تا کہ کسی قسم کا کوئی ناگوار واقعہ پیش نہ آئے۔انہوں نے خواتین کو نصیحت کی کہ وہ پردے کا خاص اہتمام کریں اور مردوں کو بھی غض بصر کی تلقین کی۔چند احادیث کا تذکرہ کرتے ہوئے انہوں نے انگلستان کے احمدیوں کو نصیحت کی کہ وہ مہمانوں کی عزت و احترام کو اپنا شعار بنائیں۔خلوص، ایثار اور قربانی کے جذبہ سے ان کی خدمت کریں۔انہوں نے کہا کہ ہمارا ہر کام دعا سے شروع ہونا چاہئے اور دعا پر ہی اس کا اختتام ہونا چاہئے۔

(’’دی نیشن لندن‘‘ 26 جولائی یکم اگست 2002)

احمدیہ کمیونٹی کے مثبت کردار اور خدمات کی دل سے قدر کرتا ہوں: وزیر اعظم بلیئر

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر تنزانیہ اور گیانا کے وزرائے اعظم کے خیر سگالی کے پیغامات

(لندن-پ ر) برطانیہ میں جماعت احمدیہ کے مرکز اسلام آباد ٹلفورڈ میں جماعت احمدیہ کا 36 واں سالانہ جلسہ شروع ہو گیا جس کا افتتاح امام جماعت احمدیہ نے اپنے خطبہ جمعہ سے کیا۔ جلسہ سے بعض ایم پی صاحبان نے بھی خطاب کیا۔ممبر پارلیمنٹ ٹونی کولمین نے کہا کہ آپ جس مذہب کے پیروکار ہیں وہ امن اور رواداری کی تعلیم دیتا ہے کاش دنیا اس مذہب کو صحیح طور پر سمجھے انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ کے ساتھ میرے دیرینہ تعلقات ہیں یہ ایک پر امن جماعت ہے۔ برطانیہ میں جماعت احمدیہ کی خدمات مسلمہ ہیں انہوں نے وزیر اعظم برطانیہ ٹونی بلیئر کا پیغام پڑھ کر سنایا جنہوں نے لکھا تھا کہ ’’میں احمدیہ کمیونٹی کو 38 ویں جلسہ سالانہ پر دلی مبارکباد دیتا ہوں اور برطانیہ میں انکے مثبت کردار اور خدمات کی دل سے قدر کرتا ہوں۔ وزیر اعظم برطانیہ نے کہا کہ آپ لوگوں کی رواداری، انسانی ہمدردی کے جذبہ سے امداد اور خاندانی نظام کو مربوط بنانے کی کاروائیاں قابل ستائش ہیں۔وزیر اعظم تنزانیہ نے امام جماعت احمدیہ کے نام اپنے پیغام میں جلسہ کی مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ گزشتہ 67 سالوں سے جماعت احمدیہ ان کے ملک میں جو خدمات تعلیم اور صحت کے میدان میں کرتی آئی ہے وہ ان کی قدر کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ احمدیہ مسلم جماعت اپنی خدمات کے دائرے کو مزید وسیع کرے گی۔گیانا کے وزیر اعظم سیموئل ہنڈز نے اپنے خصوصی پیغام میں کہا کہ وہ اپنی طرف سے اور ریپبلک آف گیانا کی طرف سے احمدیہ جماعت کو ان کے جلسہ کے انعقاد پر مبارکباد پیش کرتے ہیں گیانا ایک جمہوری ملک ہے جہاں ہر ایک کو مذہبی آزادی حاصل ہے جماعت احمدیہ کے سیکرٹری اطلاعات رشید احمد چودھری کے مطابق جلسہ کے پہلے روز حاضری 17 ہزار سے زائد تھی۔

(روزنامہ جنگ لندن 29 جولائی 2002ء)

پاکستان میں احمدیوں پر ظلم ہورہا ہے-ٹام کاکس

(لندن-پ ر) برطانیہ کے ممبر پارلیمنٹ ٹام کاکس نے جماعت احمدیہ کے 36 ویں سالانہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بدقسمتی سے بعض ممالک میں اور خاص طور پر پاکستان میں احمدیوں پر ناروا ظلم ہو رہا ہے۔جس کو ختم کرنے کے لئے میں اور میرے پارلیمانی ساتھی لندن میں مقیم ہائی کمشنر اور اسلام آباد میں حکومت کے سربراہ پر دباؤ ڈالتے رہتے ہیں۔کیونکہ ہم مذہبی عقائد کی وجہ سے پاکستانی عوام پر ناانصافیاں ہرگز برداشت نہیں کر سکتے۔انہوں نے کہا کہ مجھے انتہائی خوشی ہوئی ہے کہ برطانیہ کے وزیر اعظم ٹونی بلیئر نے جماعت احمدیہ کی کاروائیوں کو سراہتے ہوئے جلسہ سالانہ کے لئے مبارکبادی کا پیغام بھجوایا ہے جسے میرے پارلیمانی ساتھی ٹونی کولمین نے آپ کو پڑھ کر سنایا ہے اس پیغام میں انہوں نے احمدیہ مسلم کمیونٹی کو ملک میں خاندانی نظام کو برقرار رکھنے اور مختلف خیراتی کاموں کے سرانجام دینے پر خوشی کا اظہار کیا ہے۔ (دی نیشن لندن 9-15 اگست 2002ء)

دنیا کے 175 ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے

اس سال دو کروڑ چھ لاکھ 54 ہزار سے زائد افراد جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے، مرزا طاہر احمد

(لندن-پ ر) جماعت احمدیہ کا بین الاقوامی 36 واں سالانہ جلسہ ٹلفورڈ اسلام آباد میں بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ جماعت احمدیہ کے پریس سیکرٹری رشید احمد چودھری کے مطابق جلسہ کے آخری دن 19 ہزار چار سو سے زیادہ لوگ شریک تھے۔امام جماعت احمدیہ مرزا طاہر احمد نے افتتاحی خطبے میں اللہ تعالیٰ کی صفت نور کے حوالے سے اظہار خیال کیا۔جلسہ کے دوسرے روز امام جماعت احمدیہ نے حاضرین کو بتایا کہ امسال بھی جماعت احمدیہ کو دنیا بھر میں فروغ ملا 175 ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے۔اس سال پوری دنیا کے نامساعد حالات کے باوجود دو کروڑ چھ لاکھ 54 ہزار سے زائد لوگ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو عطا کئے گئے۔خاص طور پر جماعت احمدیہ افریقی ممالک بینن اور گیمبیا میں حیرت انگیز طور پر تبلیغ کے مواقع حاصل ہوئے اور ہماری کوششوں سے بڑھ کر خدا تعالیٰ نے ہمیں پھل عطا کئے ہیں جس سے صاف دکھائی دیتا ہے کہ فرشتے لوگوں کے دلوں کو کھینچ کھینچ کر احمدیت کی طرف لا رہے ہیں۔قبل ازیں امام جماعت احمدیہ نے مستورات سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ رسول کریم ﷺ نے عورتوں کے ساتھ نیک سلوک کرنے کی تلقین کی ہے۔اس لئے چاہئے کہ ہم ان کی زندگی سے سبق سیکھیں اور دیکھیں کہ رسول کریم ﷺ عورتوں کے ساتھ کیسا سلوک کرتے تھے۔رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے بہترین وہ ہے جو اپنی بیویوں کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے۔حضرت عبدالرحمان بن عوف بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس عورت نے پانچ وقتوں کی نمازیں ادا کیں اور رمضان کے روزے رکھے اپنے آپ کو برے کاموں سے بچایا اور خاوند کی فرماں برداری کی اسکا کہا مانا تو اس عورت کو اختیار ہے کہ وہ جنت میں جس جگہ چاہے رہے۔تقریر کے آخر میں آپ نے بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ایک تحریر کا حوالہ دیا جس میں کہا گیا تھا کہ جو شخص اپنی اہلیہ اور اقارب سے نرمی کا سلوک نہیں کرتا اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں۔‘‘ جماعت کے پریس سیکرٹری رشید احمد چودھری نے بتایا کہ جلسہ سے برطانیہ کے کئی ایک ایم پی اور میئر صاحبان نے بھی خطاب کیا نیز افریقی ممالک کے بعض وزیر اعظموں اور برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر ٹونی بلیئر نے خیر سگالی کے پیغامات بھجوائے۔ممبر پارلیمنٹ ٹونی کولمین نے کہا کہ احمدیہ جماعت کے ساتھ میرے دیرینہ تعلقات ہیں۔یہ ایک پرامن جماعت ہے۔ برطانیہ میں جماعت احمدیہ کی خدمات مسلمہ ہیں۔انہوں نے اپنے خطاب میں ٹونی بلیئر وزیر اعظم برطانیہ کا خصوصی پیغام بھی حاضرین جلسہ کو پڑھ کر سنایا۔جسمیں وزیر اعظم برطانیہ نے کہا تھا کہ آپ لوگوں کی مذہبی رواداری، انسانی ہمدردی کے جذبہ سے امداد اور خاندانی نظام کو مربوط بنانے کی کاروائیاں قابل ستائش ہیں۔وزیر اعظم تنزانیہ نے امام جماعت احمدیہ کے نام اپنے پیغام میں جلسہ کی مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ گزشتہ 67 سالوں سے جماعت احمدیہ ان کے ملک میں جو خدمات تعلیم اور صحت کے میدان میں کرتی آئی ہے وہ ان کی قدر کرتے ہیں۔گیانا کے وزیر اعظم Samvel Hind نے اپنے خصوصی پیغام میں کہا کہ وہ اپنی طرف سے اور ریپبلک آف گیانا کی طرف سے جماعت احمدیہ کو انکے جلسہ کے انعقاد کے موقع پر مبارکباد پیش کرتے ہیں اسی طرح صدر گھانا نے بھی جلسہ کے انعقاد پر مبارک باد کا پیغام بھجوایا۔ان کے علاوہ جلسہ میں میئر دیورلی، میئر بریڈفورڈ، لارڈ ایوبری، ممبر پارلیمنٹ جان بوئس نے بھی مختصر خطاب کیا۔ جماعت احمدیہ کے پریس سیکرٹری رشید احمد چودھری کے مطابق جلسہ کی کاروائی بذریعہ ٹیلیویژن احمدیہ تمام دنیا میں ٹیلی کاسٹ کی گئی اور مقامی ایف ایم ریڈیو پر بھی سنی گئی۔

(دی پاکستان پوسٹ 2 اگست 2002ء)

ایودھیا جرائم پیشہ لوگوں کی پناہ گاہ بن رہا ہے

مندروں کے اس شہر میں جرائم پیشہ افراد جن میں سادھوؤں کی بھی خاصی تعداد ہے ،منشیات کی لت میں بُری طرح مبتلا ہیں ۔عالمی نقشہ پر بابری مسجد اور رام مندر تنازعہ کی وجہ سے اس مقام پر سب کی نظریں لگی رہتی ہیں ۔بہار اور یوپی کے دیگر اضلاع سے یہاں بڑی تعداد میں لوگ اپنے جرائم چھپانے اور پولیس کی نظروں سے بچنے کا یہ راستہ اختیار کرتے ہیں کہ وہ مندروں کے اس شہر کا رخ کرتے ہیں ۔اس مذہبی شہر کی حالت اچھی نہیں ہے ۔بڑے پیمانے پر نشہ آور اشیاء اور چوری کا سامان بھی اب یہاں فروخت ہونے لگا ہے ۔حیرت کی بات تو یہ ہے کہ نشہ آور اشیاء کو مذہب کی ضرورت قرار دیکر سادھو اس کے کاروبار اور استعمال کو فروغ دینے میں سب سے آگے ہیں ۔اجودھیا کوتوالی تھانہ کے تحت چوری چھپکے سرگرم ہیں ۔کوئی دن ایسا نہیں گزرتا کہ جب چھوٹی چوریاں نہ ہوتی ہوں ۔حیرت تو یہ ہے کہ جو لوگ گھاٹوں پر نہانے آتے ہیں ان کے کپڑے بھی چور اٹھا کر لے جاتے ہیں ۔پولیس بہر حال منشیات کی لت میں مبتلا لوگوں کو پکڑنے میں ناکام ثابت ہو رہی ہے ۔ایک وجہ تو یہ ہے کہ نشہ کرنے والوں اور اس کاروبار میں ملوث لوگوں کو بڑے سادھوؤں کی سرپرستی حاصل ہے اور ان پر ہاتھ رکھنا سیاست کے در و بام کو لرزہ براندام کرنا ہے ۔ ایودھیا ماضی اور حال میں جرائم پیشہ افراد کا گڑھ ثابت ہوا ہے ۔نیپال سے اسمگلنگ کر کے یہاں لائی گئی پانچ کلو چرس بھی چند دن قبل برآمد ہوئی ہے ۔پولیس نے تین لوگوں کو اس سلسلہ میں گرفتار بھی کیا ہے ۔برآمد کی گئی چرس کی قیمت عالمی بازار میں تقریباً ساٹھ لاکھ روپے آنکی گئی ہے ۔پولیس کے مطابق سریوبل کی جانب سے آرہی ایک سکوٹر کو روکنے کے بعد جب اس کی تلاشی لی گئی تو پولیس کو تین پیکٹ چرس کے ہاتھ لگے ۔پولیس کے مطابق ایک گروہ کافی دنوں سے چوریوں میں ملوث ہے اور کاروں پر نیلی اور لال بتیوں کا استعمال کر کے لوگوں اور پولیس کو دھوکے دے رہا تھا ۔دلچسپ بات یہ ہے کہ یہ گروہ ایک دھرم شالا سے مجرمانہ حرکتوں کو انجام دے رہا تھا ۔☆☆

(روزنامہ اردو ٹائمز ممبئی 02-7-6)

سنگم نیر (ضلع احمد نگر) کے مدرسہ اعجاز العلوم پر دوسرے گروپ کا حملہ 30 زخمی

ضلع احمد نگر کے سنگم نیر تعلقہ کے کورن گاؤں میں ایک مدرسہ پر مسلمانوں کے ہی ایک مسلح ہجوم نے حملہ کر کے تقریباً 30 افراد کو زخمی کر دیا اور دکانوں اور گھروں کو کافی نقصان پہنچایا ۔پولیس نے مدرسہ اعجاز العلوم پر ہونیوالے اس حملے کے سلسلے میں امرت وانی بینک کے ڈپٹی چیئرمین سمیت 28 افراد کو گرفتار کیا گیا ہے ۔تقریباً ڈیڑھ سو افراد پر مشتمل اس ہجوم نے گزشتہ دنوں کورن گاؤں میں واقع مدرسہ اعجاز العلوم پر اس وقت حملہ کیا جب مدرسہ میں طلبہ رات کا کھانا کھا رہے تھے ۔مشتعل ہجوم نے ان کے کھانوں میں مٹی ڈال کر پتھراؤ کرنا شروع کیا ۔مدرسہ میں رکھی گئی مقدس کتابوں کو پھاڑا گیا جس کی وجہ سے مدرسہ کا کافی نقصان ہوا ۔مولانا یوسف اسماعیل شیخ سمیت کئی طلبہ کو لاٹھیوں ،تیز دھار والے ہتھیاروں سے وار کرنا شروع کیا ۔اس واردات کے فریادی عبید شیخ سر پر کلہاڑی سے کیے گئے حملے کی وجہ سے شدید زخمی ہوئے 26 طلبہ سمیت 30 افراد اس حملے میں زخمی ہوئے انہیں فوراً سنگم نیر کے سرکاری اور دیگر اسپتال میں داخل کیا گیا ۔مدرسہ اعجاز العلوم کا بڑے پیمانے پر نقصان کرنے کے بعد یہ مشتعل ہجوم گاؤں کی طرف مڑ گیا پہلے انہوں نے شیخ ستار کے گھر پر حملہ کیا جس میں انہوں نے ٹیپ ،ٹی وی ،پنکھا وغیرہ گھر کے تمام سامانوں کو توڑا ستار کی بیوی زرینہ گھر میں اس وقت موجود تھی ۔اس حملے میں ہجوم نے ان کے گلے سے زیورات نکال کر انہیں بہت پیٹا ۔اس کے بعد گرام پنچایت دفتر کے مقابل واقع ان کی دکانوں پر حملہ کیا وہیں واقع جاوید بھائی اور شیخ کی ہوٹل کو نذر آتش کیا ۔پولیس اطلاع ملتے ہی موقع واردات پر پہنچی اور حالات کو قابو میں لانے کی کوشش کی ۔پر بھی کئی وارداتیں پولیس کے سامنے رونما ہوئیں ۔بتایا جاتا ہے کہ اس ہجوم کا سرغنہ مہاراشٹر کے وزیر مملکت برائے آب پاشی باڑا صاحب تھورات کی زیر نگرانی چلنے والی سنگم نیر کی امرت وہنی ناگری سہکاری بینک کے نائب چیئرمین بشیر بڈھن شیخ تھے ۔پولیس نے نائب چیئرمین سمیت 28 افراد کو گرفتار کیا ۔گاؤں میں بڑے پیمانے پر پولیس بندوبست بڑھا دیا گیا جس کی وجہ سے گاؤں کا نظم و نسق برقرار ہے ۔☆☆

(روزنامہ اردو ٹائمز ممبئی 02-7-12)

(مرسلہ :عقیل احمد سہارنپوری سرکل انچارج شولاپور مہاراشٹر)

پاکستان میں نشہ کرنے والوں کی تعداد میں بے تحاشہ اضافہ

15 سے 45 سال کی عمر کے پانچ لاکھ لوگ ہیروئن وغیرہ استعمال کرتے ہیں

یو این آئی کی ایک خبر کے مطابق پاکستان میں پچھلی چند دہائیوں میں نشہ کرنے والوں کی تعداد میں بے تحاشہ اضافہ ہوا ہے ۔15 سے 45 سال کی عمر کے 5 لاکھ لوگ ہیروئن اور دوسری منشیات استعمال کرتے ہیں ۔یہ بات سرکاری جائزے سے سامنے آئی ہے ۔فرائڈے ٹائمز کے مطابق ہیروئن استعمال کرنے اور نشہ کا انجکشن لگانے والوں کی یہ تعداد بین الاقوامی معیار کے لحاظ سے کافی زیادہ ہے جو بڑی تشویشناک بات ہے ۔نشہ خوروں کو اگر پیشہ وارانہ اعتبار سے دیکھا جائے تو اس میں کاریگر اور مزدور پیشہ کے لوگوں کی تعداد سب سے زیادہ 47 فیصد ہے ۔کاروباری لوگ 16 فی صد زرعی مزدور 5 فیصد اور طلباء 3 فیصد ہیں ۔اس جائزے میں پاکستانی معاشرے اور جغرافیائی اسباب کے تجربہ سے پتہ چلتا ہے کہ ہیروئن استعمال کرنے والے 40 فیصد لوگ 25 سے 34 سال کی عمر کے نوجوان ہیں ۔اخبار کے مطابق 22 فیصد لوگ چھوٹا موٹا کام کر کے گزارا کرتے ہیں ۔18 فیصد کو اپنے کنبہ سے مدد ملتی ہے ۔16 فیصد فقیر ہیں ۔13 فیصد منشیات کے دلال ہیں اور 11 فیصد اپنی نشہ کی ضرورت پوری کرنے کیلئے جیب کاٹتے ہیں یا چھوٹی موٹی چوریاں کرتے ہیں ۔مگر نشہ کی عادت عورتوں میں اتنی نہیں ہے جتنی مردوں میں ہے ۔عورتیں زیادہ تر سکون بخش ادویات کا استعمال کرتی ہیں ۔

نشہ چھڑانے کے لئے جن لوگوں کا علاج کیا جاتا ہے ان کا محض تین فیصد عورتوں پر مشتمل ہوتا ہے مگر عورتوں میں نشہ کی عادت بڑھتی جارہی ہے ۔اس پر اس جائزے میں تشویش ظاہر کی گئی ہے ۔کینابس جو مریجوانا اور چرس دیگر شکلوں میں ملتی ہے سب سے زیادہ عام ہیں ۔اس کے بعد ہیروئن شراب اور مسکر دواؤں کا نمبر ہے ۔چرس اور حشیش گاؤں اور شہروں میں یکساں مقبول ہیں ۔ہیروئن کی لعنت شہروں میں زیادہ ہے ۔ہیروئن کا نشہ کرنے والے 43 فیصد لوگ بے روزگار ہیں ۔20 فیصد کل وقتی ملازم ہیں ۔ہیروئن نے معاشرے میں زیادہ بے چینی پھیلائی ہوئی ہے ۔شراب اس لحاظ سے دوسرے نمبر پر ہے ۔ہیروئن کا نشہ کرنے والے 77 فیصد لوگ روزانہ اس کا استعمال کرتے ہیں ۔کچھ لوگ افیون اور نیند کی گولیاں بھی استعمال کرتے ہیں ۔پچھلی تین دہائیوں میں منشیات کا استعمال بہت زیادہ بڑھا ہے ۔☆☆

صدام حسین کو ہٹانے کے لئے صدر امریکہ کی بے تابی

امریکی صدر جارج ڈبلیو بش نے سعودی سفیر سے ملاقات کے دوران کہا کہ عراقی صدر صدام حسین کے بغیر دنیا زیادہ بہتر اور زیادہ محفوظ ہوگی ۔وہائٹ ہاؤس کے پریس سکریٹری ایری فلیشر نے بتایا کہ سعودی سفیر شہزادہ بندر بن سلطان سے گزشتہ روز ملاقات کے دوران صدر بش نے اپنے اس عزم کا اظہار کیا کہ وہ صدر صدام حسین کو اقتدار سے بے دخل کریں گے لیکن اسی کے ساتھ انہوں نے زور دے کر یہ بات کہی کہ ابھی انہوں نے اس بارے میں کوئی فیصلہ نہیں کیا ہے اور کارروائی سے پہلے وہ سعودی عربیہ اور دیگر حلیف ممالک سے صلاح مشورہ کریں گے ۔فلیشر نے بتایا کہ صدر جارج ڈبلیو بش نے دوٹوک الفاظ میں سعودی سفیر سے کہہ دیا ہے کہ صدام حسین عالمی اور علاقائی امن کے لئے خطرہ ہیں اور ان کے بغیر دنیا زیادہ بہتر اور محفوظ رہے گی ۔

واشنگٹن میں سب سے طویل مدت تک سفیر کے عہدے پر رہنے والے شہزادہ بندر بن سلطان اور ان کے گھر والوں کو صدر نے دو پہر کے کھانے پر مدعو کیا تھا تا کہ امریکہ اور سعودی عربیہ کے درمیان تعلقات میں جو تلخی پیدا ہوگئی ہے اسے کم کیا جاسکے ۔فلیشر نے کہا کہ دونوں لیڈروں نے مغربی ایشیا میں قیام امن کی کوششوں اور امریکی سعودی تعلقات پر تبادلہ خیال کیا ۔امریکہ پر دہشت گردانہ حملوں کے بعد گزشتہ 11 ماہ کے دوران ان دونوں ملکوں میں کشیدگی رہی ہے ۔

بہار سیلاب سے سب سے زیادہ متاثر صوبہ

یو این آئی کی خبر کے مطابق بہار اس وقت ہندوستان میں سیلاب سے سب سے زیادہ متاثر ریاست ہے جہاں ملک کا سترہ فیصد علاقہ سیلاب سے متاثر ہے ۔ریاست کے 94.16 لاکھ ہیکٹر اراضی میں سے 68.8 لاکھ ہیکٹر سیلاب پذیر ہے اور 9.41 لاکھ ہیکٹر اس وقت زیر آب ہے ۔موسمی اور فضائی اثرات کی وجہ سے سیلاب شمالی بہار کے صرف میدانی علاقوں تک محدود نہیں ہے ۔بلکہ جنوبی بہار کا بڑا حصہ اس کے زیر اثر آجاتا ہے ۔جغرافیائی وجوہات کی بناء پر شمالی بہار میں ذخیرہ آب کے لئے کوئی جگہ دستیاب نہیں ہے ۔اس طرح کے تمام ممکنہ مقامات نیپال اور تبت میں واقع ہیں ۔گزشتہ 20 اگست کو بہار کی وزیر اعلیٰ رابڑی دیوی کی صدارت میں ایک وفد نے وزیر اعظم سے ملاقات کر کے ان سے درخواست کی تھی کہ ڈیم اور آبی ذخائر کی تعمیر کے لئے نیپال کے ساتھ بات کریں ۔

احمد آباد میں مندر کا پجاری پکڑا گیا 9 پستول برآمد

ایسی صورت میں جبکہ 125 ویں رتھ یاترا کی الٹی گنتی شروع ہو چکی ہے احمد آباد ضلع پولس نے سریو داس جی مندر کے ایک مہنت اور اس کے ڈرائیور کو 9 دیسی پستولوں کے ساتھ گرفتار کر لیا ۔یہ مندر پریم دروازہ کے علاقہ میں واقع ہے ۔سریو داس جی مندر جمال پور علاقہ میں جگن ناتھ مندر کے قریب ہی بنا ہوا ہے ۔جہاں 12 جولائی سے رتھ یاترا شروع ہوگی ۔☆☆ (روزنامہ اردو ٹائمز ممبئی 02-7-9)

درخواست دعا

مکرمہ صادقہ خاتون صاحبہ بیوہ حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب جٹ رضی اللہ عنہ مختلف عوارض کی وجہ سے کافی کمزور ہوگئی ہیں ۔بسبب ضعف اب گھر میں ہی رہتی ہیں ۔احباب جماعت سے ان کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے خصوصی دعا کی درخواست ہے ۔

(ادارہ)

ایک ایمان افروز واقعہ

﴿مکرم سید قیام الدین صاحب برق مبلغ سلسلہ بنارس یوپی﴾

اللہ جل شانہ قرآن کریم میں فرماتا ہے :وَلاَ یَحِیْقُ الْمَکْرُ السَّیِّءُ اِلَّا بِاَھْلِہٖ کہ شرارت کرنے والا خود اپنی شرارت کے جال میں پھنس جاتا ہے۔

اس تعلق میں ایک ایمان افروز واقعہ پیش کر رہا ہوں جو قاری کے لئے یقیناً ضیافت طبع اور ایمان میں اضافہ کا باعث ہوگا۔ ابھی چند ماہ ہی ہوئے ہیں کہ بنارس سرکل میں معلمین کی تقرری سے پہلے کی نسبت تبلیغی سرگرمیاں جہاں تیز سے تیز تر ہوئیں وہاں پر احمدیت اور راستی کی ضیا پاشیاں ظلمت میں اپنی کرن اور نور بکھیرنے لگی۔ سعید روحوں کی سیرابی کا سامان بہم ہوتا گیا مگر یہ سب علماء سوء کو کہاں اچھی لگتی۔ وہ اپنی سنت مستمرہ کے مطابق راستی کے بالمقابل صف آرا ہونے لگے اور اس شیطانی گروہ کی سالاری کا فریضہ ایک عربی مدرسہ "معراج العلوم" کے مولانا کرتے رہے۔ نومبائعین کے علاقہ میں جگہ جگہ مجمع لگا کر ہمارے خلاف زہر آلود تقاریر کا سلسلہ جاری رکھا گیا۔ چیخ چیخ کر اپنی تقریر میں یہ مولوی جہاں بانی سلسلہ کو دل کھول کر گالی گلوچ کرتا وہاں پر لوگوں کو یہ بھی باور کرانے کی کوشش کرتا رہا کہ چودھویں صدی کا مجدد مرزا قادیانی نہیں چودھویں صدی کا مجدد حضرت مولانا احمد رضا خان ہیں۔

ہفتہ عشرہ نومبائعین کے اس علاقہ (سورن بھدر) میں ایک عجیب سی کیفیت رہی بشری تقاضہ کے تحت اگر چہ وقتی طور پر ہمارے معلمین کچھ گھبرائے ضرور مگر توکل علی اللہ، ہمت اور حوصلہ کے ساتھ اپنے اپنے فریضہ کی ادائیگی میں مصروف رہے۔ ادھر یہ طاغوتی طاقتوں کا سالار بد باطن مولوی خلفشار ڈالنے، ورغلانے، خدا کے پاک مہدی اور اس کی جماعت کو گالی گلوچ دینے میں اور معلمین کو مارنے پیٹنے کی دھمکیاں دینے میں لگا رہا۔ ایک وقت زیادہ حالات خراب ہونے کی وجہ سے معلمین اپنے اپنے سینٹر چھوڑ کر ہیڈ کوارٹر بنارس آگئے۔ خاکسار صوبائی امیر چودھری نسیم صاحب سے رابطہ قائم رکھا اور ہدایات حاصل کرتا رہا اور جگہ جگہ دعا کا اعلان کرواتا رہا۔

سچ ہے اور بالکل سچ ہے کہ خدا کے دربار میں دیر ہے اندھیر نہیں ہے۔ قارئین قدرت کے کرشمے دیکھئے کہ وہ مولانا جو اس شیطانی کام میں پیش پیش تھا اور باقاعدہ موٹر سائکل پر سوار اپنے شیطانی لشکروں کے ساتھ حق اور راستی کے متوالوں کو پریشانی میں مبتلا کرنے میں کافی جوش وخروش دکھاتا تھا اچانک اپنے مدرسہ "معراج العلوم" سے برطرف کر دیا گیا۔ اس پر کئی الزامات عائد کردئے گئے۔ تحقیقات کرنے پر پتہ چلا کہ اس پر کئی قسم کے الزامات پہلے بھی تھے۔ اور اب بعض اور شرپسندانہ الزامات کی وجہ سے مدرسہ کے انتظامیہ نے اس کو ذلت کے ساتھ نکال دیا۔ اللہ کی تائید اور نصرت کی یہ اطلاع جب ملی تب خاکسار اُس علاقہ کی طرف روانہ ہوا تاکہ معلوم کرے کہ حقیقت کیا ہے۔

تب اسی مدرسہ کے پاس رہنے والے ایک سلیم الفطرت مولانا نے اس بات کی تصدیق کی کہ ہاں مولانا تفضل کو ان کی خرافاتی اقدامات کی وجہ سے مدرسہ سے برطرف کر دیا گیا ہے۔ بعض حق گو مسلمانوں نے کہا کہ "لگتا ہے مولانا کو قادیانیوں کی آہ لگ گئی ہے" یہ بھی کہا گیا کہ اس نے قادیانیوں کے تعلیمی اداروں کو اجاڑا خدا نے اس کو اجاڑ دیا۔ یہ واقعہ جہاں ہم سبھوں کے لئے ایمان افروز ہے وہاں پر خاص کر اس علاقہ کے نومبائعین حضرات کے لئے تقویت کا باعث ہوا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

پستے ہیں بالآخر وہ ایک دن اپنے ہی ستم کی چکی میں انجام یہی ہوتا آیا ہے فرعونوں کا ہامانوں کا

اس بد باطن مولوی پر الٰہی گرفت کے بعد اب اللہ کے فضل سے معلمین اور مبلغین ایک نئی امنگ اور حوصلہ کے ساتھ خدمتِ دینِ مصطفیٰ میں مگن ہیں۔

❁❁❁

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر مطلع کرے (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر 15183 میں امتہ المجید بشریٰ زوجہ مکرم سی شمس الدین صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ مارچ ۲۰۰۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری اس وقت درج ذیل منقولہ جائداد ہے۔ (۱) حق مہر بذمہ خاوند تیس ہزار روپے۔ زیور طلائی (۱) سیٹ طلائی ایک عدد وزن ۱۴۰-۲۷ گرام (۲) چین طلائی ایک عدد ۲۰-۷ - ۱۴ گرام (۳) انگوٹھیاں پانچ عدد ۱۵۰۰- ۱۵ گرام (۴) کڑے دو عدد ۸۲۰-۳۰ گرام (۵) کان کے پھول ایک جوڑی ۰۰۰-۸ گرام (۶) ناک کے کوکے ۳ عدد ۸۷۰-۰ گرام کل وزن طلائی زیور ۵۵۰-۹۶ گرام قیمت ۴۲۴۸۲ روپے

زیور نقرئی (۱) گلے کا ہار ایک عدد وزن ۵۰۰-۲۰ گرام (۲) پازیب ایک عدد وزن ۱۲۰-۳۷ گرام (۳) کان کے پھول ایک جوڑی وزن ۰۰۰-۶ گرام (۴) انگوٹھیاں ۳ عدد وزن ۸۹۰-۵ گرام کل وزن نقرئی ۵۱۰-۶۹ گرام قیمت ۵۲۲ روپے

میری اسوقت کوئی آمد نہیں ہے ماہانہ خور د ونوش کے حساب سے ۳۰ روپے حصہ آمد ماہانہ تازیست ادا کرتی رہوں گی۔ نیز آئندہ اگر کوئی آمد یا جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی میری وصیت حاوی ہوگی میری وصیت ۲۰۰۲/۴/۱ سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
سی شمس الدین قادیان	امۃ المجید بشریٰ	محمد انور احمد قادیان
ابن عبدالرحمان صاحب	زوجہ سی شمس الدین صاحب قادیان	ابن محمد منصور احمد صاحب

وصیت نمبر 15187 میں واجدہ خانم زوجہ مکرم عبدالواحد صاحب صدیقی قوم صدیقی پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت اپریل ۲۰۰۰ ساکن محلہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۴/۲۰۰۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی میری اسوقت غیر منقولہ کوئی جائداد نہیں ہے منقولہ جائداد حسب ذیل ہے (۱) حق مہر ۲۵۵۱ روپے (۲) زیور طلائی ایک جوڑی کان کی بالی وزن ۵۰۰-۲ گرام (۳) ایک عدد انگوٹھی طلائی وزن ۱۸۰-۳ گرام (۴) پازیب ایک جوڑی نقرئی وزن ۰۰-۵۰ گرام

میرا گزارہ خاوند کی آمد پر ہے اپنی کوئی ذاتی آمد نہیں ہے میں ماہوار خور د ونوش پر ہر ماہ ۳۰ روپے حصہ آمد تازیست داخل خزانہ صدر انجمن کرتی رہوں گی۔

نیز آئندہ اگر کوئی آمد یا جائداد مزید پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی رہے گی۔ میری یہ وصیت 02-5-1 سے نافذ العمل ہوگی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
عبدالواحد صدیقی	واجدہ خانم	محمد انور
ولد محترم محمد صدیق صاحب قادیان	اہلیہ محترم عبدالواحد صدیقی قادیان	ولد محترم محمد منصور احمد قادیان

﴿تقریب شادی﴾

مکرم چودھری نصیر احمد صاحب ابن مکرم چودھری مبارک علی صاحب درویش آف کینیڈا کی بیٹی عزیزہ روحی چودھری صاحبہ کی تقریب شادی خانہ آبادی مورخہ 02-9-3 کو عمل میں آئی۔ اسی روز بارات پٹھانکوٹ سے آئی۔ بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ قادیان حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے دعا کرائی۔ بعدہٗ مکرم چودھری مبارک علی صاحب درویش کے مکان پر بھی موصوف نے دعا کرائی۔ اس خوشی کے موقعہ پر مکرم چودھری نصیر احمد صاحب نے ایک ہزار روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (خالد محمود قادیان)

بقیہ صفحہ :: (2)

مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں وہ واحد و یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائیگا جس کے کان سننے کے ہوں سنے کہ وہ وقت دور نہیں میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوحؑ کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے۔ توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ 257-256)

آخر پر موجودہ امام ہمام سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک تنبیہ ملاحظہ فرمائیں جو آپ نے مسند خلافت پر متمکن ہونے سے قبل اپنے ایک فکر انگیز مضمون "حوادث طبعی۔یا۔عذاب الٰہی" میں بیان فرمائی تھی۔ آپ نے فرمایا:

جماعت احمدیہ کا دعویٰ ہے کہ اس دنیا کے موجودہ بے پناہ مصائب وتکالیف کا یہ نہ ختم ہوتا ہوا سلسلہ کوئی عام روز مرّہ کے واقعات کی زنجیر نہیں بلکہ عذاب الٰہی کی حیثیت رکھتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پہلے ہی سے ان امور کے متعلق باخبر کر دیا تھا اور بڑی واضح اور بین پیشگوئیوں کے ذریعہ اہل دنیا کو متنبہ کر دیا تھا کہ اسلام کے غلبہ کا دور شروع ہو چکا ہے اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امن بخش تعلیم کے سامنے دنیا نے سرِتسلیم خم نہ کیا تو اللہ تعالیٰ پے در پے عذابوں سے اس دنیا کو جھنجھوڑ کر خواب غفلت سے بیدار کر دے گا یہ سلسلہ جاری رہے گا اور ختم نہ ہوگا جب تک کہ اسلام کو آخری قطعی اور عالمگیر غلبہ نصیب نہ ہوجائے" (بحوالہ بدر یکم دسمبر 1994ء)

اللہ تعالیٰ اہل دنیا کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ اس کی طرف سے آنے والے سچے مامور کو شناخت کر کے خدائی غضب اور قہر شدید سے بچ جائیں اور دنیا میں ہر طرف امن وسلامتی کا بول بالا ہو آمین--! (منیر احمد خادم)

معاندِ احمدیت، شر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO-RN61/57

Editor:
Muneer Ahmad Khadim
Tel Fax (0091) 01872-20757
Tel Fax (0091) 01872-21702
Tel (0091) 01872-20814

The Weekly **BADR** Qadian
Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab (INDIA)

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 £ or 40 U.S $
: 60 Mark Germany
By Sea : 10 £ Or 20 U.S $

Vol:51 Wednesday | 11th September 2002 Issue No.37

جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر عالمی سربراہان اور معززین کے خیرسگالی پیغامات

......﴿مرسلہ محترم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد امام مسجد فضل لنڈن﴾......

(1)

”میں برطانیہ میں جماعت احمدیہ کی خدمات کو نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں“

آپ کی مذہبی رواداری ملکی اتحاد کیلئے بے حد قابل تحسین ہیں

جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر وزیراعظم برطانیہ عزت مآب ٹونی بلیئر کا خصوصی پیغام

عزت مآب ٹونی بلیئر وزیراعظم برطانیہ نے جماعت احمدیہ برطانیہ کے 36ویں جلسہ سالانہ منعقدہ 26 تا 28 جولائی 2002ء کے موقع پر جو خصوصی پیغام ارسال فرمایا تھا اور جو ان کی طرف سے ممبر آف پارلیمنٹ مسٹر ٹونی کولمین نے پڑھ کر سنایا تھا ذیل میں اس کا اردو ترجمہ پیش ہے۔

عزت مآب ٹونی بلیئر نے اپنے پیغام میں فرمایا:-

جناب امیر صاحب واحباب جماعت احمدیہ یو.کے! میں آپ کے 36ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر آپ کو دلی مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ مجھے اس امر کا اظہار کرتے ہوئے دلی مسرت محسوس ہوتی ہے کہ میں برطانیہ میں آپ کی جماعت کی خدمات کو نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ بالخصوص آپ کی مذہبی رواداری، ملکی اتحاد کیلئے مساعی، رفاہی خدمات اور خاندانی نظام کے استحکام جیسے کام تو بے حد قابل تحسین وستائش ہیں۔

آپ کی جماعت اور اسی طرح بعض دوسری جماعتوں (کمیونیٹیز) کی خدمات جو ہماری روزمرہ کی ضروریات سے متعلق ہیں نہایت قابل قدر ہیں۔ مجھے امید ہے کہ مستقبل میں ان خدمات کا دائرہ وسیع تر ہوتا چلا جائے گا۔

نیک تمناؤں کے ساتھ

(ٹونی بلیئر وزیر اعظم برطانیہ)

(2)

پرائم منسٹر تنزانیہ عزت مآب فریڈرک.ٹی.سوماے FREDRICKT.SUMAYE کا خصوصی پیغام

جماعت احمدیہ نے تعلیم اور صحت کے میدان میں گرانقدر خدمات سرانجام دی ہیں
میں اس امر کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ جماعت احمدیہ ایک پُرامن مذہبی جماعت ہے

پرائم منسٹر تنزانیہ نے اپنے خصوصی پیغام میں فرمایا:-

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع امام جماعت احمدیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے مظفر احمد صاحب دُرّانی مبلغ انچارج تنزانیہ سے یہ معلوم کر کے دلی خوشی ہوئی ہے کہ جماعت احمدیہ اپنی سالانہ کانفرنس (جو جلسہ سالانہ کے مقبول نام سے مشہور ہے) اسلام آباد یو.کے میں 26 تا 28 جولائی 2002ء منعقد کر رہی ہے۔

میں اپنی طرف اور حکومت تنزانیہ کی طرف سے اس کی تاریخ ساز کامیابی کیلئے متمنی ہوں۔ مجھے امید واثق ہے کہ اس کانفرنس کے ذریعہ پھر ایک بار بھرپور موقع میسر آئے گا کہ آپ اپنے متبعین کو انسانیت کی خدمت نیز عالمی امن اور باہمی محبت کے قیام کیلئے تعلیم دے سکیں گے۔

تنزانیہ میں 67 سال قبل جب سے کہ ہمارے ملک میں جماعت احمدیہ کا قیام ہوا ہے آپ کی جماعت کا ہمیشہ سے یہ طرّہ امتیاز رہا ہے کہ اس نے ہمیشہ حکومت کی طرف دست تعاون بڑھایا ہے اور بالخصوص تعلیم اور صحت کے میدان میں گرانقدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ اسی طرح میں اس امر کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ جماعت احمدیہ ایک پُرامن مذہبی جماعت ہے۔ حکومت تنزانیہ ان تمام خدمات کو نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے جو جماعت احمدیہ ہمارے ملک میں سرانجام دے رہی ہے۔ ہم توقع کرتے ہیں کہ آپ حسب سابق ہمارے عوام کے لئے بلاتعصب رنگ ونسل اور عقیدہ کے امتیاز کے بغیر ان کا دائرہ آئندہ سالوں میں بڑھاتے چلے جائیں گے۔

میں ایک بار پھر جلسہ کی نمایاں کامیابی کیلئے دلی نیک تمناؤں کا اظہار کرتا ہوں۔ خدائے برتر آپ کو بہت بہت برکتوں سے نوازے۔ آمین۔

فریڈرک.ٹی.سومایے

پرائم منسٹر جمہوریہ تنزانیہ

(3)

پرائم منسٹر ریپبلک آف گیانا (جنوبی امریکہ)

عزت مآب سموئیل.اے.ہنڈز SAMUEL. A. HINDS کا خصوصی پیغام

حضور میں آپ کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ
ہمارے ملک کے امن، استحکام اور خوشحالی کے لئے دعا کریں!

جناب عزت مآب سموئیل.اے.ہنڈز پرائم منسٹر گیانا نے اپنے پیغام میں فرمایا:-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ - سربراہ عالمی جماعت احمدیہ اسلامیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں ممنونیت کے جذبہ کے ساتھ آپ کے عالمی جلسہ میں روحانی طور پر شرکت کر کے اس کی برکات حاصل کر رہا ہوں۔ جو اسلام آباد ٹلفورڈ میں منعقد ہو رہا ہے۔

میں جناب صدر مملکت اور گیانا کے سب عوام کی طرف سے جلسہ سالانہ کے انعقاد پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

گیانا ایک سیکولر جمہوری ملک ہے۔ میری حکومت آزادیٔ مذہب کو احترام سے دیکھتی ہے اور تمام مذہبی جماعتوں کا یہ حق تسلیم کرتی ہے کہ وہ اپنے اپنے مذہب کے مطابق زندگی گزاریں۔

گیانا کے صدر عزت مآب بھارت جگدیو His Excellency Mr. Bharrat jagdeo نے حالیہ الیکشن کے بعد یہ اعلان کیا تھا کہ ان کی حکومت تمام مذہبی جماعتوں کو ایک پُرامن اور ترقی پسند ملک میں کردار ادا کرنے کیلئے پارٹنر سمجھتی ہے۔

حضور آپ کے لئے یہ خبر خوشکن ہوگی کہ گیانا میں تمام مذہبی جماعتوں کے ساتھ اچھے اور خوشگوار تعلقات کو مزید مستحکم کرنے کیلئے گزشتہ دسمبر میں جناب صدر مملکت نے رمضان کے بعد ایک دعوت کا اہتمام کیا تھا جس میں جماعت احمدیہ گیانا کی موثر نمائندگی تھی۔

حضور! میں اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے آپ کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ ہمارے ملک کے امن، استحکام اور خوشحالی کیلئے دعا کریں۔

آخر میں ایک بار پھر عالمی جماعت احمدیہ کو مبارکباد کہنا چاہتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ آپ کا یہ جلسہ بے حد کامیاب ہو۔ خدا ہمیشہ آپ کے ساتھ ہو۔

آپ کا تابعدار

سیموئیل .اے .ہنڈز

پرائم منسٹر ریپبلک آف گیانا

(4)

مزید پیغامات

ان کے علاوہ صدر مملکت غانا (مغربی افریقہ) نے حضور انور کی خدمت میں ایک ذاتی خط لکھا جس میں حضور سے درخواست کی کہ حضور انہیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اسی طرح انہوں نے لکھا کہ ان کی حکومت غانا میں ایک پاک انقلاب لانا چاہتی ہے اور اس کے لئے انہیں حضور انور کی خصوصی دعاؤں کی ضرورت ہے۔

۞ جلسہ کے موقع پر درج ذیل سرکردہ سیاسی شخصیات نے بھی خطاب فرمایا۔

میئر آف ویورے۔ سر مائیکل گنیٹ۔ ٹام کاکس (ممبر آف پارلیمنٹ ٹیٹی برطانیہ) الحسن بن صالح کونسلر آف دی سٹیٹ آف غانا۔ لارڈ ایرک آف ایوری۔ جان بایوس (ممبر پارلیمنٹ آف لنڈن) ڈیوڈ ہیر لیسن لارڈ میئر آف بریڈ فورڈ (یوکے)